سورۃ الاخلاص کی برکات

تالیف خادمِ دینِ اسلام

مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور

042-36880027-28,0300-4274936

جملہ حقوق بحقِ مؤلّف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	قُل شریف کیا ہے؟
مؤلف	:	منیر احمد یوسفی (ایم-اے)
	:	مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور
تقدیم	:	حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی صاحب
حسبِ فرمائش	:	قارئین کرام ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور۔
کمپوزنگ	:	عثمان علی یوسفی، ابوبکر کمپیوٹر سینٹر 0300-4274936
پروف ریڈنگ	:	رشید احمد جنجوعہ یوسفی، علامہ مفتی محمد آصف یوسفی
ہدیہ	:	۱۰۰ روپے
بارِ اوّل	:	۲۲۰۰ ۱۴۱۹ھ
بارِ دوم	:	۱۱۰۰ ۱۴۲۰ھ
بارِ سوم	:	۲۲۰۰ ۱۴۲۱ھ
بارِ چہارم	:	۲۲۰۰ ۱۴۲۳ھ
بارِ پنجم	:	۲۲۰۰ ۱۴۲۴ھ
بارِ ششم	:	۲۲۰۰ ۱۴۲۵ھ
بارِ ہفتم	:	۲۲۰۰ ۱۴۲۶ھ
بارِ ہشتم	:	۲۲۰۰ ۱۴۲۷ھ
بارِ نہم	:	۱۱۰۰ ۱۴۳۰ھ
بارِ دہم	:	۱۱۰۰ ۱۴۳۱ھ
گیارہویں مرتبہ	:	۳۳۰۰ ۱۴۳۳ھ
بارھویں مرتبہ	:	۱۱۰۰ ۱۴۳۴ھ
ناشرین	:	صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم-سی-ایس)
	:	صاحبزادہ حافظ مفتی خلیل احمد یوسفی زمزمی
	:	صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۱۔	فہرستِ مضامین۔	۳
۲۔	بہ فیضانِ نظر۔	۷
۳۔	اِنتساب۔	۸
۴۔	تقدیم۔	۹
۵۔	عرضِ حال۔	۱۱
۶۔	قُل شریف کیا ہے؟	۱۴
۷۔	سورۃ الاخلاص۔	۱۴
۸۔	قُل شریف کی شانِ نزول۔	۱۴
۹۔	حدیث شریف نمبر۱۔	۱۴
۱۰۔	حدیث شریف نمبر۲۔	۱۵
۱۱۔	حدیث شریف نمبر۴۔۳۔	۱۶
۱۲۔	حدیث شریف نمبر۵۔	۱۷
۱۳۔	حدیث شریف نمبر۶۔	۱۸
۱۴۔	حدیث شریف نمبر۷۔	۲۰
۱۵۔	حدیث شریف نمبر۱۰۔۹۔۸۔	۲۱
۱۶۔	حدیث شریف نمبر۱۱۔	۲۳
۱۷۔	سورۃ الاخلاص کے بیس اَسمائے مبارکہ۔	۲۳
۱۸۔	رَبِّ کریم کے اَسمائے مبارکہ کی شان۔	۲۴
۱۹۔	سات آسمانوں اور سات زمینوں کی بنیاد۔	۲۵
۲۰۔	فجر کی سنتوں میں سورۃ الاخلاص۔	۲۶

۲۱۔ دو رکعتیں اور سونے کے ہزار محل۔	۲۶
۲۲۔ فجر کے فرضوں میں سورۂ اخلاص کی قرأت۔	۲۷
۲۳۔ فجر کی نماز کے بعد سورۂ اخلاص کی قرأت۔	۲۸
۲۴۔ قُل شریف کے وسیلہ سے شیطان سے حفاظت۔	۲۸
۲۵۔ بعد از نمازِ عشاء دو رکعتوں کی فضیلت۔	۲۸
۲۶۔ سو سال کے گناہ معاف۔	۲۹
۲۷۔ قُل شریف پڑھنے والے کے لئے جنت واجب ہے۔	۳۰
۲۸۔ سورۂ اخلاص جنت میں لے جائے گی۔	۳۰
۲۹۔ سورۂ اخلاص تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔	۳۱
۳۰۔ سورۂ اخلاص کے مختلف ثواب۔	۳۱
۳۱۔ نمازِ تہجد میں تہائی قرآنِ مجید کی تلاوت۔	۳۲
۳۲۔ صبح و شام تین تین مرتبہ قُل شریف پڑھنا۔	۳۲
۳۳۔ بار بار قُل شریف پڑھنا۔	۳۳
۳۴۔ قرآنِ مجید کے تین حصّے۔	۳۴
۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت۔	۳۴
۳۶۔ ایک رات میں ایک تہائی قرآنِ مجید۔	۳۵
۳۷۔ مسجدِ قبا شریف کے اِمام صاحب کا واقعہ۔	۳۶
۳۸۔ قُل شریف پڑھنے والے کے لئے جنت میں محل۔	۳۷
۳۹۔ روایت نمبر ا۔	۳۷
۴۰۔ روایت نمبر ۲۔	۳۷
۴۱۔ سونے سے پہلے سو بار قُل شریف پڑھنا۔	۳۸
۴۲۔ قُل شریف کی برکت سے پچاس سال کے گناہ معاف۔	۳۹

۴۳۔ روایت نمبر ا۔	۳۹
۴۴۔ روایت نمبر ۲۔	۳۹
۴۵۔ روایت نمبر ۳۔	۳۹
۴۶۔ دوسو سال کے گناہ معاف۔	۴۰
۴۷۔ روایت نمبر ۴۔	۴۰
۴۸۔ روایت نمبر ۵۔	۴۰
۴۹۔ گناہوں سے خلاصی۔	۴۱
۵۰۔ قُل شریف پڑھ کر دَم کرنا۔	۴۲
۵۱۔ روایت نمبر ا۔۲۔	۴۲
۵۲۔ روایت نمبر ۳۔	۴۳
۵۳۔ قُل شریف پڑھنے والے سے اللہ تبارک وتعالیٰ محبت فرماتا ہے۔	۴۳
۵۴۔ جنت میں سو محل۔	۴۴
۵۵۔ قُل شریف پڑھنے والا جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔	۴۵
۵۶۔ بہترین سورتیں۔	۴۶
۵۷۔ ایک ہزار دفعہ قُل شریف پڑھنے کا ثواب۔	۴۷
۵۸۔ قُل شریف پڑھنے والے کا مقربین میں مقام۔	۴۷
۵۹۔ حضرت معاویہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کا باکمال واقعہ۔	۴۷
۶۰۔ کھانا کھاتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا بھول جائیں تو کیا کریں؟	۴۹
۶۱۔ قُل شریف کی خوبیاں ہی خوبیاں۔	۵۰
۶۲۔ قُل شریف پڑھنے والے کے لئے دس لاکھ محل جنت میں۔	۵۰
۶۳۔ سورۂ اخلاص پڑھنے والا مرنے سے پہلے جنت میں اپنا گھر دیکھے گا۔	۵۱
۶۴۔ جمعتہ المبارک کے دن کا عمل۔	۵۲

٦۵۔ قبر کے فتنہ سے آزادی۔	۵۲
٦٦۔ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور سورۂ اخلاص پڑھنا۔	۵۳
٦٧۔ ہر مصیبت اور بُرائی سے نجات۔	۵۳
٦٨۔ روایت نمبر ۱۔	۵۳
٦٩۔ روایت نمبر ۲۔	۵۴
٧٠۔ روایت نمبر ۳۔	۵۴
٧١۔ دُعا کی قبولیت کا وسیلہ۔	۵۵
٧٢۔ پچاس صدیقوں کے برابر درجہ۔	۵٦
٧٣۔ مُردوں کے شمار کے موافق ثواب۔	۵٦
٧۴۔ گیارہ مرتبہ قُل ھواللہ احد پڑھنے کا ثواب۔	۵٦
٧۵۔ قبرستان سے گزرتے وقت فاتحہ شریف پڑھنا۔	۵٧
٧٦۔ قبر کے پاس قرآن خوانی کا واقعہ۔	۵٧
٧٧۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے رجوع کا واقعہ۔	۵٨
٧٨۔ فقر اور تنگ دستی سے نجات کے لئے قُل شریف پڑھئے۔	۵٩
٧٩۔ وسوسوں کا علاج۔	٦٠
٨٠۔ سورۂ اخلاص کی برکت سے رحمٰن جل جلالہ کے غضب سے نجات۔	٦٠
٨١۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا اور مغفرت کا وسیلہ۔	٦١
٨٢۔ گناہوں سے بچاؤ۔	٦٢
٨٣۔ چاولوں کے ایک ایک دانے پر تین تین مرتبہ قُل شریف پڑھنا۔	٦٢
٨۴۔ حدیث شریف نمبر ۱۔	٦٣
٨۵۔ حدیث شریف نمبر ۲۔	٦۴
٨٦۔ کافر کے لئے ایصالِ ثواب نہیں۔	٦٦

بفیضانِ نظر

قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت،

نیّرِ اوجِ شرافت، مصرِ محبت، زبدۃ العارفین،

پیکرِ ایثار ووفا، نائب غوث الثقلین، منظورِ نظر حضرت داتا گنج بخش،

عاشقِ مصطفیٰ، فنافی الرسول، پروانۂ توحید و رسالت، امین علمِ لدُنّی،

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

قدس سرہُ العزیز

مرکزِ انوار و تجلیات

آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر ۱۷۶ گ۔ب، تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

اِنتساب

بندۂ ناچیز اِس کتاب کو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے والدین کریمین طیبین رضی اللہ تعالیٰ عنہما' اپنے والدین مرحومین اور تمام اِیمان والے فوت شدگان کے نام منسوب کرتا ہے۔

نیاز آگین

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

تقدیم

اِختلاف رائے دلائل کی روشنی میں اور اِصلاح کی نیّت سے ہو تو باعثِ رحمت ہوتا ہے، اگر اِس کی بنیاد شخصیت پرستی، ضد، عناد اور اَنا کی تسکین ہو تو یہ قابلِ مذمت ہی نہیں بلکہ اِس سے راہِ اعتدال کی تلاش بھی ناممکن ہو جاتی ہے۔

اہل سُنّت کے معمولات جو صدیوں سے مسلمانوں میں مروّج ہیں، اُن کے طریق کار سے اگر کہیں اِختلاف کی راہ نکلتی اور اُس کے ازالہ کی کوشش کی جاتی تو یہ سعی یقیناً قابل تعریف ہوتی لیکن ہمارا اَلمیہ یہ ہے کہ اہلسُنّت کے مخالف فرقوں نے معمولاتِ اہلسُنّت کی شرعی حیثیت کے تعین کے سلسلے میں اُن کے مؤقف سے آگاہی کے بغیر یا جاننے کے باوجود محض عناد کی بنیاد پر شرک و بدعت کے فتووں کو اپنا وطیرہ بنا رکھا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اِیصالِ ثواب کے جواز سے کسی بھی مکتب فکر کے اہلِ علم نے اِنکار نہیں کیا اور اِس مسلمہ حقیقت سے اِنکار کی مجال نہیں کہ ''ایصالِ ثواب'' کے لئے قرآن و سُنّت میں کسی خاص طریقے یا مخصوص وقت کا تعین نہیں کیا گیا۔ اِس بنیاد پر اہلسنّت و جماعت نے میّت کے **ایصالِ ثواب** کی خاطر سوئم دسواں **چہلم** **ششماہی** اور سالانہ ختم قرآنِ مجید کا طریقہ اِختیار کر رکھا ہے جو محض جواز کی حد تک تسلیم کیا جاتا ہے اور اگر اِس کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ اِختیار کیا جائے تو اِس میں کسی قسم کی قباحت نہیں ہوگی۔ بنیادی بات ''اِیصالِ ثواب'' ہے، جس کیلئے کوئی بھی انداز اور وقت اختیار کیا جا سکتا ہے۔

ایصالِ ثواب کے طریقوں میں سے ایک طریقہ **قُل خوانی** کہلاتا ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ فوت شدہ مسلمان کے ماں باپ، اَولاد، بہن، بھائی، دوست، اَحباب اور رشتہ دار اُس کے فوت ہونے کے دوسرے یا تیسرے دن جس طرح آسانی سمجھیں، جمع ہو کر قرآنِ پاک کی سورۂ اِخلاص پڑھ کر میّت کو **اِیصالِ ثواب** کرتے ہیں۔ لیکن اَفسوسناک

بات یہ ہے کہ شرک و بدعت کے فتووں کا شوق پورا کرنے والے گروہ نے یہاں بھی اپنے ذوق کی تکمیل کو ضروری سمجھ رکھا ہے۔

درویش منش اور سُنّتِ نبوی ﷺ کے پابند عالم دین، مبلغِ اِسلام علامہ منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) جن کی ذاتِ گرامی علمی، روحانی اور تبلیغی اِصلاحی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں ہے، خطابات کے علاوہ اپنے مؤقر جریدہ ماہنامہ **سیدھا راستہ** کے ذریعے قوم کی علمی اور دینی راہنمائی کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب **سورۃ الاخلاص کی برکات** میں اِنہوں نے جہاں مخالفین اہلسنّت کی دورنگی سے پردہ اُٹھایا ہے کہ کس طرح وہ اپنی مرضی کی تقریبات کو جواز کا لبادہ اَوڑھاتے ہیں اور اہلسنّت کے معمولات کو بدعت و شرک قرار دیتے ہیں، وہاں اِنہوں نے سورۃ الاخلاص (یعنی قُل شریف) کے پڑھنے کی فضیلت اور اِس سے میّت اور خود پڑھنے والے کو حاصل ہونے والے ثواب کو نہایت مستند انداز میں واضح کیا ہے اور ہر بات بے شمار حوالہ جات سے مزّین انداز میں تحریر فرمائی ہے۔ بنابریں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ معتدل مزاج حضرات کیلئے یہ کتاب یقیناً مشعلِ راہ بنے گی۔ اَلبتہ تعصّب کی پٹی آنکھ پر بندھی ہو تو اِس کا کوئی علاج نہیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت علامہ منیر احمد یوسفی مدظلہ العالی کی دینی خدمات کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی اور شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اِس کتاب کو اُمّت مسلمہ کیلئے خضرِ راہ بنا کر اِس کے افادہ واِستفادہ کو عام فرمائے۔ آمین بجاہ نبیہ الکریم علیہ التحیہ والتسلیم

محمد صدیق ہزاروی

(جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

۱۹ شعبان المعظم ۱۴۱۸ھ

۲۰ ستمبر ۱۹۹۷ء (ہفتہ)

عرضِ حال

پچھلے ڈیڑھ سو سال سے اِسلام میں نت نئے فرقے اور فتنے پیدا ہو رہے ہیں جنہوں نے اِس دُنیا میں اِسلام کی عظمت کو بے حد نقصان پہنچایا ہے۔ آج کوئی نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی ذات وصفات پر اعتراض کر کے اپنے خود ساختہ نام نہاد غلط توحیدی عقیدے کا اپنے زعم میں چیمپئن بن کر اِسلام کی خیر خواہی کا مدعی ہے۔ کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کر کے اپنے رافضی مسلک کا پرچار کر رہا ہے۔ کوئی اہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہ عنہم کی مخالفت کر کے اپنی خارجی ذہنیت کی پرورش کر رہا ہے اور کوئی اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی توہین کر کے اپنی ہنودی ذہنیت کو تسکین پہنچا رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اہلسنّت وجماعت (جن کی پہچان یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کہنا ہے) کا بھلا کرے، جو شب و روز، عظمت ومقام مصطفیٰ ﷺ، شانِ صحابہ کرام وشانِ اہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہ عنہم اور مقامِ اَولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ اور اُن کی محبت کو لوگوں کے سینوں میں موجزن کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔

ہر گروہ اور فرقہ اپنی مشہوری کے لئے جلسے اور کانفرنسیں کرتا ہے۔ مگر اہلسنّت وجماعت، عظمتِ مصطفیٰ ﷺ، شانِ صحابہ کرام وشانِ اہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہ عنہم اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے لئے جلسے اور کانفرنسیں کرتے ہیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ سیرت کانفرنس، شہدائے کشمیر کانفرنس، شہدائے کنڑ کانفرنس یا شہدائے اہلحدیث کانفرنس ہو تو صحیح کہا جاتا ہے۔ جبکہ میلاد النبی ﷺ کانفرنس، شہداء کربلا کانفرنس، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کانفرنس یا اولیاء اللہ کانفرنس ہو تو اُس کو بدعت کا نام دے کر عوام النّاس کو بے وقوف بنایا جاتا ہے۔ اَیسے ہی بے شمار کام اور معاملات ہیں کہ جو یہ بدعتی فرقے خود کریں تو اُنہیں توحید قرار دیتے ہیں اور اگر اہلسنّت وجماعت وہی کام کریں تو اُن پر بدعت وشرک کا فتویٰ لگا کر دورنگی کا ثبوت دیتے ہیں۔ جس کی ایک اور مثال دی جا سکتی ہے، کہ ختم قرآنِ مجید کی محفل ہو تو شرک وبدعت قرار پاتی ہے جبکہ اختتام بخاری یا ختمِ بخاری یا تکمیلِ بخاری یا تقریبِ بخاری کی محفل جس کے اِنعقاد کیلئے چھ چھ اور آٹھ آٹھ

رنگ کے بدعت نما پوسٹر شائع کیے جاتے ہیں، وہ قرآن وحدیث کے عین مطابق قرار پاتی ہے۔ اِسے کہتے ہیں کہنا کچھ اور کرنا کچھ۔ یہ لوگ سود، رشوت، بے پردگی، عریانی، فحاشی، ظلم وستم اور شادی بیاہ میں ہونے والی ہندووانہ رسومات کے خلاف جہاد نہیں کرتے۔ اِن کا جہاد، درودوسلام، ذکرِ الٰہی، دُعاؤں، صدقات، خیرات اور اِیصالِ ثواب کے خلاف ہے۔ جو چیزیں قرآنِ مجید وحدیث مبارکہ سے ثابت ہیں، اُن کی مخالفت اِن لوگوں کی تقریر وتحریر کا موضوع رہتی ہے۔ گانا گانے والوں سے اِن کی کوئی مخالفت نہیں، اِن کی مخالفت صرف نعت شریف، قرآن شریف اور قُل شریف پڑھنے والوں سے ہے۔ اِس غیر اِسلامی مخالفت سے اِن حضرات نے اپنے سامعین کے ذہن وضمیر کو اِس قدر بے حس کر دیا ہے کہ وہ اچھی بات سننا پسند ہی نہیں کرتے۔ بہرحال علمائے اہلسنّت وجماعت عقائد صحیحہ کی اِشاعت وترویج کیلئے کتاب وسُنّت کی روشنی میں، اَخلاقی ضابطوں کے مطابق شب و روز مصروفِ عمل ہیں اور اِنشاءاللہ العزیز مصروفِ عمل رہیں گے۔

قارئینِ کرام! اہلِ اِیمان اپنے وصال شدہ لوگوں کیلئے اُن کے فوت ہونے کے دوسرے یا تیسرے دن سورۃ الاخلاص یعنی (قُل شریف) کے پڑھنے کا اِہتمام کرتے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں قُل شریف پڑھ کر اُن کے **ایصال ثواب** کیلئے مشائخِ عظام اور علمائے اہلسنّت وجماعت سے مرحومین کیلئے دُعائیں کرواتے ہیں۔ لیکن معتزلہ ذہنیت کے لوگ اِس مقدس اور نیک کام کو محض یہ کہہ کر کہ یہ بدعت وشرک ہے، اپنی معتزلہ ذہنیت کو اپنے زعم میں مطمئن کرنے اور اپنے بے خبر اور بھولے بھالے لکیر کے فقیر پیروکاروں سے چندے اور دادِ تحسین وصول کرنے کا ذریعہ بناتے ہیں۔

قارئینِ کرام کی خدمت میں سورۃ الاخلاص یعنی قُل شریف کی عظمت، حضور ﷺ کے ارشاداتِ مبارکہ کی روشنی میں حوالہ جات کے ساتھ اور مستند واقعات سے بیان کی جاتی ہے تاکہ ہر پڑھنے والے کو صحیح اور سیدھا راستہ متعین کرنے میں آسانی ہو۔

خیر اَندیش

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

یکم ربیع الاول شریف ۱۴۱۹ء

سورۃ الاخلاص کی تفسیر

یہ خوبصورت نسخہ اگرچہ سورۃ الاخلاص کے پڑھنے کے فوائد اور سورۃ اخلاص کی برکات کا عنوان رکھتا ہے۔ لیکن اِس کو سورۃ الاخلاص کی تفسیر دلپذیر بھی کہا جاسکتا ہے۔ اِس کتاب کو اصولِ تفسیر کے مطابق تحریر کیا گیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب والوجود و مطلق و بسیط و بے حد جل جلالہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے طفیل اِس کتاب کو دن گیارہ لاکھ گنا اور رات بارہ لاکھ گنا قبولیت عطا فرمائے۔

اور بندۂ ناچیز دُعا گو ہے کہ جتنے لوگ اِس کتاب کو پڑھیں وہ اپنی فکر کو قرآنِ مجید وسُنّت مبارکہ کے مطابق دُرست کرلیں اور جو دینی بزرگ اور دوست اپنے کسی عزیز اور رشتہ دار کو قُل شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں، وہ دُعا میں بندۂ ناچیز کے والدین مرحومین کو بھی یاد رکھیں۔

دُعا گو

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

WWW.SEEDHARASTAH.COM

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

قُل شریف کیا ہے؟

سورۃ الاخلاص:

سورۃ الاخلاص کو عرفِ عام میں قُل شریف کہتے ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔ اِس کا ایک رکوع اور چار آیات ہے۔ اِس کے کل ۱۷ کلمات اور ۴۷ حروف ہیں۔ اگر مشدّد (یعنی شدّ والے) حروف کو دو، دوبار گنا جائے تو پھر ۵۱ حروف بنتے ہیں۔ یہ سورت نازل ہونے کے اِعتبار سے بائیسواں نمبر رکھتی ہے۔ جبکہ قرآنِ پاک اور لوحِ محفوظ کی ترتیب کے لحاظ سے اِس کا نمبر ۱۱۲ ہے۔ یہ سورت اِس طرح ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ○ۚ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○ۚ

لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ○ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ○ۧ

”(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) فرمائیں وہ اللہ (تبارک و تعالیٰ) ہے، وہ ایک ہے۔ اللہ (جل جلالہ) بے نیاز ہے۔ نہ اُس کی کوئی اَولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی اُس کے جوڑ کا کوئی ہے“۔

قُل شریف کی شانِ نزول:

کفارِ عرب حضور سیّد کائنات (ﷺ) سے اللہ ربُّ العزّت کے متعلق طرح طرح کے سوال کرتے تھے۔ کوئی کہتا تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا نسب کیا ہے؟ کوئی کہتا تھا کہ وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟ (نعوذ باللہ) تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مختلف سوالات کے جوجوابات اِرشاد فرمائے، وہ اِس طرح ہیں:-

حدیث شریف نمبر ۱:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ مشرکینِ مکہ مکرمہ

نے رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا:

یَامُحَمَّدُ اُنْسُبْ لَنَا رَبَّکَ، فَاَنْزَلَ اللّٰہُ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ o اَللّٰہُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ) لِاَنَّہٗ لَیْسَ یُوْلَدُ شَیْءٌ اِلَّا سَیَمُوْتُ، وَلَیْسَ شَیْءٌ یَّمُوْتُ اِلَّا سَیُوْرَثُ، وَاَنَّ اللّٰہَ لَا یَمُوْتُ وَلَا یُوْرَثُ (وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ) قَالَ: لَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَبِیْہٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّلَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ [۱]

''اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم) اپنے معبود کا نسب ہم سے بیان فرمائیں، تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) نے (اپنے پیارے محبوبِ کریم ﷺ سے) فرمایا ''(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) فرما دیجئے وہ اللہ (جل شانہ) ایک ہے، اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) بے نیاز ہے، نہ اُس کی کوئی اَولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اِس لئے کہ جو کسی سے پیدا ہوگا، ضرور مرے گا اور جو مرے گا اُس کا کوئی وارث بھی ہوگا اور اللہ (جل جلالہ) نہ مرے گا اور نہ کوئی اُس کا وارث ہوگا اور نہ اُس کا کوئی جوڑ ہے''۔ راوی نے کہا ''نہ تو کوئی اُس کے مشابہ ہے اور نہ برابر اور نہ ہی اُس کی مثل ہے''۔

حدیث شریف نمبر۲:

دوسری روایت میں ہے، جو حضرت ابو العالیہ تابعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اِس میں اِس طرح ہے کہ:

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ ذَکَرَ اٰلِھَتَھُمْ فَقَالُوْا اُنْسُبْ لَنَا رَبَّکَ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِھٰذِہِ السُّوْرَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ [۲]

''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مشرکین کے معبودوں کا ذکر فرمایا تو اُنہوں

---

[۱] ابن جریر جلد۱۲ جز۳۰ ص۱۹۰، درمنثور جلد۸ ص۶۶۹، مظہری جلد۱۰ ص۳۶۹ (مختصراً)، ترمذی جلد۲ ص۱۷۴، ابن کثیر جلد۴ ص۴۹۴، تفسیر ماجدی ص۱۲۱۴، تفہیم القرآن جلد۶ ص۵۳۰، مواہب الرحمٰن جلد۱۰ ص۱۰۸۰، تفسیر عزیزی پارہ۳۰، تفسیر جلالین پارہ۳۰ عربی ص۶۱۲، قرطبی جلد۱۰ جز۲۰ ص۱۶۸۔ [۲] ترمذی جلد۲ ص۱۷۴، درمنثور جلد۸ ص۶۶۹، خازن جلد۴ جز۷ ص۳۲۰، ابن جریر جلد۱۲ جز۳۰ ص۴۷۰، قرطبی جلد۱۰ جز۲۰ ص۱۶۸، مظہری جلد۱۰ ص۳۶۹، ابن کثیر جلد۴ ص۴۹۴، تفہیم القرآن جلد۶ ص۵۳۰۔

نے کہا آپ (ﷺ) اپنے معبود کا ذکر فرمائیں تو (حضرت) جبرائیل (امین) علیہ السلام آئے اور سورۂ اخلاص پیش کی''۔

حدیث شریف نمبر۳:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ:

اَنَّ الْیَھُوْدَ جَآءَ تْ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، مِنْھُمْ کَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ وَحُیَیُّ بْنُ اَخْطَبَ فَقَالُوْا یَامُحَمَّدُ: صِفْ لَنَا رَبَّکَ الَّذِیْ بَعَثَکَ، فَاَنْزَلَ اللّٰہُ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) اِلٰی آخِرِھَا ۳؎ ''یہودی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ (اَقدس) میں حاضر ہوئے جن میں کعب بن اَشرف اور حیی بن اخطب جیسے لوگ بھی تھے، کہنے لگے یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) ہمیں اپنے ربِ (حقیقی) کی صفتیں بیان فرمائیں تو (اللہ تبارک وتعالیٰ) نے سورۂ اخلاص نازل فرمائی آخر تک''۔

حدیث شریف نمبر۴:

وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَّالطَّبَرَانِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ مِنْ طَرِیْقِ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَۃَ بْنِ یُوْسُفَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لِاَحْبَارِ الْیَھُوْدِ: اِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ اُحْدِثَ بِمَسْجِدِ اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ عَھْدًا، فَانْطَلَقَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ بِمَکَّۃَ، فَوَافَاہُ بِمِنٰی، وَالنَّاسُ حَوْلَہٗ، فَقَامَ مَعَ النَّاسِ، فَلَمَّا نَظَرَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَہٗ: اَنْتَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اُدْنُ، فَدَنَا مِنْہُ، فَقَالَ: اَنْشَدُکَ بِاللّٰہِ اَمَّا تَجِدُنِیْ فِی التَّوْرَاۃِ رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ لَہٗ: اِنْعَتْ لَنَا رَبَّکَ، فَجَآءَ جِبْرِیْلُ فَقَالَ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) اِلٰی آخِرِ السُّوْرَۃِ. فَقَرَأَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ، فَقَالَ ابْنُ سَلَامٍ: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ، ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَکَتَمَ اِسْلَامَہٗ ۴؎

۳؎ درمنثور جلد۸ ص۶۷۰، مظہری جلد۱۰ ص۳۶۹، تفہیم القرآن جلد۶ ص۵۳۰، تفسیر جلالین ص۶۱۲۔

۴؎ درمنثور جلد۸ جز۳۰ ص۶۷۰، مجمع الزوائد جلد۶ ص۱۴۶۔ جلد۸ ص۲۴۳، کنز العمال جلد۴ ص۳۹۵۔

"(حضرت) ابنِ ابی حاتم، (حضرت) طبرانی اور (حضرت) ابو نعیم نے محمد بن حمزہ بن یوسف بن عبداللہ بن سلام رحمہم اللہ تعالیٰ کے واسطہ سے حلیہ میں روایت نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہود کے علماء سے کہا بیشک میں اِرادہ رکھتا ہوں کہ میں اُس مسجد کو جس کی ہمارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنیاد رکھی تھی، ظاہر کروں۔ پس وہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس گئے، اِس حال میں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مکہ مکرمہ کے میدانِ منیٰ میں تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اِردگرد لوگ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو لوگ بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اُن کی طرف دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عبداللہ بن سلام ہو۔ راوی فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہوجاؤ، پس ہم قریب ہوئے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تجھے اللہ (جل جلالہ) کی قسم، ظاہر کرو، اُن باتوں کو جو تم تورات میں میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے ذکر میں کرتے ہو، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا، تم وہ تعریف جو تمہارے رب نے میری کی ہے، بیان کرو۔ اِسی اثناء میں (حضرت) جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور اُنہوں نے **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** اِختتام سورت تک پڑھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کی قرأت کی۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ پھر وہ مدینہ منورہ چلے گئے اور اپنے اِسلام کو چھپاتے رہے"۔

حدیث شریف نمبر ۵:

وَاَخْرَجَ الطَّبَرَانِیُّ فِی السُّنَّةِ عَنِ الضَّحَاکِ قَالَ: قَالَتِ الْیَهُوْدُ یَا مُحَمَّدُ صِفْ لَنَا رَبَّکَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ) فَقَالُوْا: اَمَّا الْاَحَدُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا الصَّمَدُ؟ قَالَ: الَّذِیْ لَا جَوْفَ لَهٗ ۵ "(حضرت اِمام) طبرانی (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے کتاب السنۃ

۵ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۱۔

میں حضرت ضحاک علیہ الرحمہ سے روایت نقل کی ہے، اُنہوں نے بیان کیا کہ یہود نے کہا، اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ اپنے رب کی صفت ہمارے لئے بیان فرمائیں۔ پس اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ) نازل فرمائی۔ اُنہوں نے کہا ہم **اَحَدٌ** کو جانتے ہیں۔ پس **صَمَدٌ** کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ذات جو بے نیاز ہے۔ حدیث شریف میں لفظ **صَمَدٌ** کا معنی جوف ہے''۔ (جوف کا اَصلی معنی پیٹ ہے اور جس کا پیٹ ہو وہ محتاج ہوتا ہے۔ اِس لئے اِس کا ترجمہ بے نیاز کیا گیا ہے کہ جس کا پیٹ نہیں ہوتا، وہ بے نیاز ہی ہوتا ہے)۔

حدیث شریف نمبر ٦:

وَاَخْرَجَ اَبُوْ الشَّيْخِ فِي الْعَظْمَةِ وَاَبُوْبَكْرِ السَّمَرْقَنْدِيُّ فِيْ فَضَائِلِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ تْ يَهُوْدُ خَيْبَرَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: يَا اَبَا الْقَاسِمِ خَلَقَ اللّٰهُ الْمَلٰٓئِكَةَ مِنْ نُوْرِ الْحِجَابِ وَ آدَمَ مِنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ وَّ اِبْلِيْسَ مِنْ لَهَبِ النَّارِ، وَالسَّمَآءَ مِنْ دُخَانٍ، وَّالْاَرْضَ مِنْ زُبْدِ الْمَآءِ، فَاَخْبِرْنَا عَنْ رَّبِّكَ فَلَمْ يُجِبْهُمُ النَّبِيُّ ﷺ، فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) لَيْسَ لَهٗ عُرُوْقٌ تَتَشَعَّبُ (اَللّٰهُ الصَّمَدُ) لَيْسَ بِالْاَجْوَفِ لَا يَاْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ (لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ) لَيْسَ لَهٗ وَالِدٌ وَّلَا وَلَدٌ يُّنْسَبُ اِلَيْهِ (وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ) لَيْسَ مِنْ خَلْقِهٖ شَيْءٌ يَّعْدِلُ مَكَانَهٗ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ اِنْ زَالَتَا، هٰذِهِ السُّوْرَةُ لَيْسَ فِيْهَا ذِكْرُ جَنَّةٍ وَّلَا نَارٍ، وَّلَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةٍ وَلَا حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ اِنْتَسَبَ اللّٰهُ اِلَيْهَا فَهِيَ لَهٗ خَالِصَةٌ، مَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عُدِلَ بِقِرَاءَةِ الْوَحْيِ كُلِّهٖ، وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً لَمْ يَفْضُلْهُ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الدُّنْيَا يَوْمَئِذٍ اِلَّا مَنْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ، وَمَنْ قَرَأَهَا مِائَتَيْ مَرَّةً اُسْكِنَ مِنَ الْفِرْدَوْسِ سَكَنًا يَّرْضَاهُ، وَمَنْ

قَرَأَهَا حِيْنَ يَدْخُلُ مَنْزِلَهُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ نَفَتَ عَنْهُ الْفَقْرَ وَنَفَتَ عَنْهُ الْجَابِرَ، وَكَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُهَا فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ فَكَأَنَّهُمْ هَزَئُوا بِهٖ وَعَابُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالُوا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنِّيْ أُحِبُّهَا، قَالَ: حُبُّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: وَبَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا وَ يُرَدِّدُهَا حَتّٰى اَصْبَحَ [۶]

"(حضرت) ابوشیخ علیہ الرحمہ نے (کتاب العظمۃ) اور (حضرت) ابوبکر سمرقندی (علیہ الرحمہ) نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے فضائل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ خیبر کے یہودی حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے، اُنہوں نے عرض کیا، اے ابو القاسم (صلی اللہ علیک وسلم)! اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے فرشتوں کو حجاب کے نور سے پیدا فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام کو گوندھی ہوئی لیس دار مٹی سے، ابلیس کو آگ کے شعلے سے، آسمان کو دھوئیں سے، زمین کو پانی کی جھاگ سے پیدا کیا۔ آپ (ﷺ) ہمیں اپنے ربّ (ذوالجلال والاکرام) کے بارے میں بتایئے وہ کس چیز سے پیدا ہوا؟ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ (حضرت) جبرائیل (امین علیہ السلام) آئے اور یہ سورت پیش کی (اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) فرما دیجئے، وہ اللہ (جل جلالہ) ہے، وہ ایک ہے۔ اُس کی ہڈیاں نہیں جو پھیلی ہوں (اللہ جل شانہ بے نیاز ہے) اُس کا پیٹ نہیں (یعنی بے نیاز) ہے، وہ کھاتا نہیں، پیتا نہیں (نہ اُس کی کوئی اَولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا) اللہ (جل جلالہ) کا نہ والد ہے اور نہ کوئی اَولاد کہ جس کی طرف نسبت کی جائے (اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی ہے) اُس کی مخلوق میں سے کوئی چیز اُس کے برابر نہیں۔ اُس نے آسمانوں کو روک رکھا ہے اگرچہ وہ اُن کو گرا سکتا ہے۔ اِس سورت میں نہ جنت کا ذکر ہے نہ دوزخ، نہ دُنیا کا اور نہ آخرت، نہ حلال کا اور نہ حرام کا کہ جن کی طرف اللہ (تبارک

[۶] درمنثور جلد۸ ص ۶۷۰ (طبع جدید)، مظہری جلد۱۰ ص ۳۶۹، تفہیم القرآن جلد۶ ص ۵۳۱، تفسیر جلالین ص ۶۱۲، تفسیر حسینی مترجم جلد۲ ص ۵۰۱۔

وتعالیٰ) نے نسبت کی ہو۔ یہ سورت خاص اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ذکر کے لئے ہے۔ جس شخص نے تین مرتبہ اِس سورت (یعنی سورۃ الاخلاص) کو پڑھا، برابر ہے اُس کے لئے کہ اُس نے تمام وحیِ الٰہی کی قرأت کی اور جس دن کسی شخص نے اِس سورت کی تیس مرتبہ قرأت کی، اُس دِن اہلِ دُنیا میں کسی ایک کو اُس پر فضیلت نہ ہوگی مگر اُس شخص کو جس نے اُس سے زیادہ اِس سورت کی قرأت کی ہوگی۔ جس شخص نے دوسو مرتبہ اِس سورت کو پڑھا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کو جنت الفردوس میں پہنچائے گا۔ ٹھہرائے گا' ایسا ٹھہرانا جس سے وہ راضی ہوا اور جس شخص نے گھر میں داخل ہوتے وقت اِس سورت کو تین دفعہ پڑھا، اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس سے فقر (غربت) کو دُور فرمائے گا اور ظالم سے بچائے گا۔ ایک آدمی ہر نماز میں اِس سورت کی قرأت کرتا تھا پس لوگ اُس شخص کو ستاتے اور اُس پر اس عمل کی وجہ سے عیب لگاتے تھے۔ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا: تجھے اِس عمل پر کیا چیز اُبھارتی ہے؟ اُس نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے اِس سورت سے محبت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری اِس سورت سے محبت' تجھے جنت میں لے جائے گی۔ راوی فرماتے ہیں کہ نبی کریم (رؤف ورحیم ﷺ) ساری رات اِس کی قرأت فرماتے رہے اور بار بار پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی''۔

حدیث شریف نمبر ۷:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: قَالَتْ: قُرَیْشٌ، یَارَسُوْلَ اللہِ اُنْسُبْ لَنَا رَبَّکَ، فَاَنْزَلَ اللہُ (قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ) [۷] ''قریش نے نبی کریم (رؤف ورحیم ﷺ) سے عرض کیا۔'' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اپنے پروردگار کا نسب بیان فرمائیں تو اللہ (جَلَّ مجدہٗ الکریم) نے یہ سورۃ (اخلاص) نازل فرمائی''۔

---

[۷] درمنثور جلد ۸ ص ۶۷۰، ابن الجوزیہ جلد ۹ ص ۲۶۶، ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۵، مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۳۔

حدیث شریف نمبر ۸:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : اُنْسُبْ لَنَا رَبَّکَ، فَاَنْزَلَ اللّٰہُ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌO اَللّٰہُ الصَّمَدُO لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْO وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌO) ۸

''ایک اعرابی رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ (اَقدس) میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کیا، ہمیں اپنے رب کے نسب کے بارے میں فرمائیں۔ تو سورۃ الاخلاص نازل ہوئی''۔

حدیث شریف نمبر ۹:

(حضرت اِمام) بغوی علیہ الرحمہ نے (حضرت) ابو الظبیان علیہ الرحمہ اور (حضرت) ابو صالح علیہ الرحمہ کی روایت سے (حضرت) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا قول نقل کیا ہے کہ ''دو مشرک عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ بارگاہِ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر ہوئے۔ عامر لعین نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں کس طرف بلاتے ہیں؟ (تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا اللہ (جل جلالہ) کی طرف۔ عامر نے کہا: صِفْہُ لَنَا اَمِنْ ذَھَبٍ ھُوَ اَمْ مِّنْ فِضَّۃٍ اَمْ مِّنْ حَدِیْدٍ اَمْ مِّنْ خَشَبٍ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ السُّوْرَۃُ فَاَھْلَکَ اللّٰہُ اَرْبَدَ بِالصَّاعِقَۃِ وَ عَامِرًا بِالطَّاعُوْنِ ۹ ''ہمیں اپنے رب کی صفات بیان فرمائیں۔ کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا، لوہے کا ہے یا لکڑی کا؟ آخر یہ بتلائیں وہ کس چیز کا ہے؟ اِس پر یہ سورۃ (اخلاص) نازل ہوئی۔ بعد میں اربد پر بجلی گری اور وہ مر گیا اور عامر طاعون سے مرا''۔

حدیث شریف نمبر ۱۰:

وَاَخْرَجَ ابْنُ جَرِیْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ: اَتٰی

۸ مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۲، تفہیم القرآن جلد ۶ ص ۵۳۰، ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۵، درمنثور جلد ۸ ص ۶۶۹۔ ۹ مظہری جلد ۱۰ ص ۳۶۹، تفہیم القرآن جلد ۶ ص ۵۳۱، مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۱۔

رَهطٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ النَّبیَّ ﷺ فَقَالُوْا لَهُ: یَا مُحَمَّدُ هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَهُ؟ فَغَضِبَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰی انْتَقَعَ لَوْنُهُ، ثُمَّ سَاوَرَهُمْ غَضَبًا لِّرَبِّهٖ، فَجَآءَهُ جِبْرِیْلُ فَسَکَّنَهُ وَقَالَ: اِخْفِضْ عَلَیْکَ جَنَاحَکَ وَجَآءَهُ مِنَ اللّٰهِ جَوَابٌ مَّاسَأَلُوْهُ عَنْهُ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ o) فَلَمَّا تَلَاهَا عَلَیْهِمْ قَالُوْا: صِفْ لَنَا رَبَّکَ کَیْفَ خَلْقُهُ وَکَیْفَ عَضُدُهُ وَکَیْفَ ذِرَاعُهُ، فَغَضِبَ النَّبِیُّ ﷺ اَشَدُّ مِنْ غَضَبِهِ الْاَوَّلِ وَسَاوَرَهُمْ غَضَبًا فَأَتَاهُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ وَأَتَاهُ جَوَابٌ مَّا سَأَلُوْهُ عَنْهُ (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ ۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ o) [۱۰]

"(حضرت) ابن جریر (علیہ الرحمہ) اور (حضرت) ابن منذر (علیہ الرحمہ) نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں، یہود کا ایک گروہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوا، اُنہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا، اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم) یہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہے جس نے مخلوق کو پیدا کیا، پس اللہ (تبارک وتعالیٰ) کو کس نے پیدا کیا؟ نبی کریم ﷺ غضب ناک ہوئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کا رنگ (مبارک) سرخ ہوگیا، پھر اپنے ربّ (کریم) کے لئے برابر غُصّہ فرماتے رہے۔ آپ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے۔ پس آپ ﷺ کو تسلی ہوئی اور وہ اُس چیز کا جواب اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی طرف سے لے کر آئے جس کے بارے میں وہ سوال کرتے تھے۔ یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ o پھر جب آپ ﷺ نے یہ سورت (مبارک) اُن کے سامنے تلاوت فرمائی تو اُنہوں نے عرض کیا آپ ﷺ ہمارے لئے اپنے ربّ (کریم) کی صفت بیان فرمائیں۔ اُس کی صورت کیسی ہے، اُس کے بازو اور کلائیاں کیسی

---

[۱۰] درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۱۔

ہیں؟ پس نبی کریم ﷺ پہلی مرتبہ سے زیادہ غضب ناک ہوئے اور مسلسل غضب فرماتے رہے تو جو اُنہوں نے سوال کیا تھا، حضرت جبرائیل امین علیہ السلام، اُس کا جواب لے کر آئے اور یہ آیتِ مبارک پڑھی: وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۚ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (الزمر:٦٧) ''اور اُنہوں نے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی قدر نہ کی جیسا اُس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اُس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے اور وہ اُن کے شرک سے پاک اور برتر ہے''۔

حدیث شریف نمبر۱۱:

حضرت خطیب علیہ الرحمہ نے لکھا ہے، حضرت ضحاک، حضرت قتادہ اور حضرت مقاتل رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہود میں سے کچھ پڑھے لکھے لوگ جو اُن میں اَحبار کہلاتے تھے، رسول اللہ (ﷺ) کے پاس آکر کہنے لگے کہ ''ہم سے اپنے رب کا نسب بیان فرمائیں، شاید ہم لوگ اِیمان لائیں کیونکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے تورات شریف میں اپنی صفات اُتاری ہیں تو ہم آپ ﷺ سے سننا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ یہ بیان فرمائیں کہ وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے اور وہ کیا کھاتا ہے اور کس کا وارث ہے اور اُس کا وارث کون شخص ہوگا؟ پس اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے یہ سورۂ (اخلاص) نازل فرمائی''۔ [۱۱]

سورۃ الاخلاص کے بیس اَسمائے مبارکہ:

حضرت خطیب علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ اِس سورۂ مبارکہ (یعنی سورۂ اخلاص) کے بہت سے نام ہیں اور ناموں کی کثرت اِس کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔ قُل شریف کے کتبِ تفاسیر کے حوالہ جات سے بیس اَسمائے مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔ (۱) سورۃ التفرید (اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کی فردیت

---

[۱۱] مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۱۔

بیان ہوئی ہے کہ وہی موجود یکتا ہے)' (۲) سورۃ التجرید (جمیع شرک وشبہ' ندونظیر سے پاک ہے)' (۳) سورۃ التوحید (اِس سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت بیان ہوتی ہے)' (۴) سورۃ الاخلاص' (۵) سورۃ النجاۃ (اِس کے فضائل آگے بیان ہوں گے)' (٦) سورۃ الولایۃ (اِس کی قرأت سے بندہ اپنے ربِّ کریم کا ولی ہوجاتا ہے)' (۷) سورۃ النسبۃ (۸) سورۃ المعرفۃ (اِس سے رَبّ کائنات اپنی معرفت عطا فرماتا ہے) (۹) سورۃ الجمال (اِس میں اَسماء کے جلال سے ذکر نہیں فرمایا)' (۱۰) سورۃ المقشقشۃ (اِس کے پڑھنے سے شرک ونفاق سے آزادی حاصل ہوتی ہے)' (۱۱) سورۃ المعوذۃ (اِس کے پڑھنے والا دُنیا اور آخرت کے فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے)' (۱۲) سورۃ الصمد' (۱۳) سورۃ الاساس (ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی اَساس' بنیاد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o پر ہے)' (۱۴) سورۃ المانعۃ (یہ فتنۂ قبر اور جہنم کی لپیٹ روکتی ہے)' (۱۵) سورۃ المحتضر یا المحضر (جب یہ سورت پڑھی جائے تو فرشتے اِس کے سننے کے لئے حاضر ہوتے ہیں)' (۱۶) سورۃ المنفرۃ (شیاطین کو بھگانے والی سورت)' (۱۷) سورۃ البرأۃ (یہ شرک سے برأت ہے)' (۱۸) سورۃ المذکرۃ (یہ سورت بندے کو رب ذوالجلال والاکرام کا وحدہٗ لاشریک ہونا یاد دلاتی ہے)' (۱۹) سورۃ النور (اِس کی قرأت سے قلب منور ہو جاتا ہے)' (۲۰) سورۃ الاحسان یا سورۃ الامان (یہ سورت پڑھنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ کے حصن میں آجاتا ہے اور عذاب سے محفوظ ہوجاتا ہے)۔ دونام تفاسیر میں مختلف ہیں۔[۱۲] (۱) التنزیل (۲) الانسان (اِس کا پڑھنے والا ہر چیز سے غنی ہوجاتا ہے)۔[۱۲a]

رَبِّ کریم کے اَسمائے مبارکہ کی شان:

وَاَخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَّاَبُو الشَّیْخِ فِی الْعَظْمَةِ وَالْبَیْهِقِیُّ فِی الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ مِنْ طَرِیْقِ عَلِیٍّ عَنِ ابْنِ

[۱۲] تفسیر کبیر جلد ۱٦ جز ۳۲ ص ۱۷٦۔۱۷۵، تفسیر روح المعانی جلد ۱۰ جز ۳۰ ص ۲٦۹۔۲٦۸، تفسیر مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۲۔ [۱۲a] الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۸٦۔

الصَّمَدُ o لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ o وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ o) وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُكَافِئْهُ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِهٖ ۱۴؎

''(حضرت) ابن ضریس (علیہ الرحمہ) اور حضرت ابو شیخ علیہ الرحمہ نے ''عظمتہ'' میں حضرت ابن جریر (علیہ الرحمہ) نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے سات آسمانوں اور سات زمینوں کی بنیاد کا ذکر کیا ہے اِس سورت پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ o وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ o بیشک اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے اپنی مخلوق میں کسی ایک چیز کو اس سورت کے برابر نہیں ٹھہرایا''۔

فجر کی سنتوں میں سورۃ الاخلاص:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۱۵؎

''رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فجر کی سنتوں میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو پڑھا''۔

دو رکعتیں اور سونے کے ہزار محل:

وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَأَ فِيْهِمَا (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ قَصْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِيْ غَيْرِ صَلَاةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ قَصْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِيْ صَلَاةٍ كَانَ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ، وَمَنْ قَرَأَهَا اِذَا دَخَلَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَصَابَ اَهْلَهُ وَجِيْرَانِهٖ مِنْهَا خَيْرٌ ۱۶؎

''(حضرت) اِمام بیہقی (علیہ الرحمہ) نے ''شعب الایمان'' میں حضرت

۱۴؎ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۸۲۔ ۱۵؎ نسائی جلد ۱ ص ۱۵۱، ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۸۵، ابن ماجہ ص ۸۱، (تین روایات حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے)، ترمذی جلد ۱ ص ۹۵۔ ۱۶؎ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۹۔

عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں، جس شخص نے دو رکعتیں اِس طرح پڑھیں کہ اُن دونوں رکعتوں میں تیس مرتبہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** کی تلاوت کی تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) جنت میں اُس کے لئے ایک ہزار سونے کے محلات تیار فرمائے گا اور جس نے غیرِ نماز میں (یعنی نماز کے باہر) تیس مرتبہ (سورۂ اخلاص کو) پڑھا، اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کے لئے ایک سو محلات جنت میں تیار فرمائے گا اور جس نے اِسے نماز میں پڑھا وہ افضل ہے، اُس سے جس نے نماز میں نہیں پڑھا اور جس نے گھر میں داخل ہوتے وقت **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝** کی قرأت کی، اُس کے گھر والوں اور اُس کے ہمسایوں کو بھلائی حاصل ہوگی"۔

فجر کے فرضوں میں سورۂ اخلاص کی قرأت:

وَاَخْرَجَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَابْنُ مَرْدُوْيَةَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَبُوْكَ فَلَمَّا كَانَ بِبَعْضِ الْمَنَازِلِ صَلّٰى بِنَا صَلَاةَ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فِیْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَفِی الثَّانِيَةِ بِهٖ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: مَا قَرَأَ رَجُلٌ فِیْ صَلَاةٍ بِسُوْرَتَيْنِ اَبْلَغَ مِنْهُمَا وَلَا اَفْضَلُ [1]

"(حضرت) سعید بن منصور (علیہ الرحمہ) اور (حضرت) ابن مردویہ (علیہ الرحمہ) نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم غزوۂ تبوک میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم تبوک سے کچھ فاصلہ پر ٹھہرے تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں آپ ﷺ نے فاتحۃ الکتاب اور **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** کی تلاوت کی اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** کی تلاوت کی۔ پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا، تو فرمایا، نہیں کسی آدمی کی قرأت نماز میں اِن دونوں سورتوں سے زیادہ بلیغ اور نہ افضل"۔

---

[1] در منثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۹۔

فجر کی نماز کے بعد سورۂ اخلاص کی قرأت:

وَاَخْرَجَ الطَّبَرَانِیُّ فِی الصَّغِیْرِ وَالْبَیْهِقِیُّ فِی الشُّعَبِ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ اثْنَیْ عَشَرَةَ مَرَّةً فَكَاَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَّكَانَ اَفْضَلُ اَهْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ اِذَا اتَّقٰی ۱۸

"(حضرت) امام طبرانی (علیہ الرحمہ) نے "صغیر" میں (حضرت) امام بیہقی (علیہ الرحمہ) نے "شعب الایمان" میں سندِ ضعیف کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد بارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ کی تلاوت کی گویا اُس نے چار مرتبہ قرآنِ (مجید) کی تلاوت کی ہے۔ اہلِ زمین میں وہ شخص افضل ہوگا، اُس دن جبکہ وہ متقی ہو"۔

قل شریف کے وسیلہ سے شیطان سے حفاظت:

وَاَخْرَجَ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّ ابْنُ الضَّرِیْسِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: مَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) عَشَرَ مَرَّةٍ بَعْدَ الْفَجْرِ وَفِیْ لَفْظٍ، فِیْ دُبُرِ الْغَدَاةِ لَمْ یُلْحَقْ بِهٖ ذٰلِكَ الْیَوْمَ ذَنْبٌ وَاِنْ جَهَدَ الشَّیْطَانُ ۱۹

"(حضرت) سعید بن منصور (علیہ الرحمہ) اور (حضرت) ابن ضریس (علیہ الرحمہ) نے (امیر المومنین حضرت سیّدنا) علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں، جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد، دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ کی تلاوت کی اور ایک روایت میں صبح کی نماز کے بعد، اُس دن اُس آدمی کو کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا، اگرچہ شیطان کوشش کرے"۔

بعد از نمازِ عشاء دو رکعتوں کی فضیلت:

وَاَخْرَجَ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّابْنُ الضَّرِیْسِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

---

۱۸ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۸۰۔ ۱۹ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۸۱۔

قَالَ: مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ فَقَرَأَ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَخَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) بَنَی اللّٰهُ لَهٗ قَصْرَیْنِ فِی الْجَنَّةِ یَتَرَآهُمَا اَهْلُ الْجَنَّةِ ۲۰

''(حضرت) سعید بن منصور (علیہ الرحمہ) اور (حضرت) ابن ضریس (علیہ الرحمہ) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جس شخص نے نمازِ عشاء کے بعد دو رکعتیں اِس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحۃ الکتاب کے بعد پندرہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ کی تلاوت کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے لئے جنت میں دو محل بنائے گا۔ اہلِ جنت اُس پر رشک کریں گے''۔

وَاَخْرَجَ ابْنُ الضَّرِیْسِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ عِشَآءِ الْاٰخِرَةِ یَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَعِشْرِیْنَ مَرَّةً (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) بَنَی اللّٰهُ لَهٗ قَصْرَیْنِ فِی الْجَنَّةِ یَتَرَاآهُمَا اَهْلُ الْجَنَّةِ ۲۱

''(حضرت) ابن ضریس (علیہ الرحمہ) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص (نماز) عشاء کے بعد دو رکعتیں اِس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ شریف کے بعد بیس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ کی قرأت کرے، اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے لئے جنت میں دو محل بنادے گا کہ اہل جنت اُس پر رشک کریں گے''۔

سو سال کے گناہ معاف:

وَاَخْرَجَ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّابْنُ الضَّرِیْسِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) مِائَتَیْ مَرَّةٍ فِیْ اَرْبَعِ رَکْعَاتٍ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ خَمْسِیْنَ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَ مِائَةِ سَنَةٍ خَمْسِیْنَ مُسْتَقْبَلَةً وَّخَمْسِیْنَ مُسْتَاْخِرَةً ۲۲

---

۲۰ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۸۱ ۔ ۲۱ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۸۱ ۔ ۲۲ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۸۱ ۔

”(حضرت) سعید بن منصور علیہ الرحمہ اور (حضرت) ابن ضریس (علیہ الرحمہ) نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی تعالیٰ اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں، جس شخص نے چار رکعتوں میں **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** ۝ کی دوسومرتبہ قرأت کی۔ (اِس طرح کہ) ہر رکعت میں پچاس مرتبہ (سورۂ اِخلاص کو) پڑھا، اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کے سوسال کے گناہ معاف فرمادے گا۔ پچاس سال پہلے کے اور پچاس سال بعد کے“۔

قُل شریف پڑھنے والے کے لئے جنت واجب ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: **اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا يَّقْرَءُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَبَتْ؟ قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ** [۲۳] ”میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ کسی مقام پر تھا کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** ۝ پڑھتے ہوئے سنا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! واجب ہوگئی (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا' (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا: **جنت**“۔

سورۂ اخلاص جنت میں لے جائے گی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: **يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُحِبُّ هٰذِهِ**

---

[۲۳] موطا امام مالک ص۱۹۳، ترمذی جلد۲ص ۱۱۷، نسائی جلد۱ص ۱۵۵، مسند احمد جلد۲ص ۳۰۲، مرآۃ جلد۳ص ۲۵۱، مشکوٰۃ ص ۱۸۸، ابن کثیر جلد۴ص ۴۹۶، تفسیر النسفی جلد۲ جز۴ص ۳۸۵، خازن جلد۴ جز۷ص ۳۲۰، تفسیر ابوالسعود جلد۵ص ۲۱۳، مظہری جلد۱۰ص ۳۷۴، قرطبی جلد۱۰ جز۲۰ ص ۱۶۹، روح البیان جلد۱۰ص ۵۴۰، روح المعانی جلد۱۰ جز۳۰ص ۲۶۷، مجمع الزوائد جلد۷ص ۱۴۵ (عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ) تفسیر کشف الاسرار وعدۃ الابرار معروف بہ تفسیر خواجہ عبداللہ انصاری جلد۱۰ ص ۶۶۱، مواہب الرحمٰن جلد۱۰ص ۱۰۸۵، کتاب السنی ص ۲۴۳، الترغیب والترہیب جلد۲ص ۳۸۰، الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد۵ص ۴۸۰۔

السُّوْرَةَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)فَقَالَ (رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ)اِنَّ حُبَّکَ اِیَّاهَا یَدْخُلُکَ الْجَنَّةَ ۲۴؎ ’’یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)میں اِس سورت ’’قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ‘‘ سے بڑی محبت کرتا ہوں‘تو (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا)‘ تیری اِس سے یہ محبت تجھے جنت میں داخل کرے گی‘‘۔

سورۂ اِخلاص تہائی قرآنِ مجید کے برابر ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘فرماتے ہیں‘رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآن ۲۵؎

’’قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (ثواب میں) تہائی قرآنِ (حکیم) کے برابر ہے‘‘۔

سورۂ اخلاص کے مختلف ثواب:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) مَرَّةً فَکَاَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآن، وَمَنْ قَرَأَ(قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) مَرَّتَیْنِ فَکَاَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَیِ الْقُرْآن، وَمَنْ قَرَأَ(قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَکَاَنَّمَا قَرَأَ جَمِیْعَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۲۶؎

۲۴؎ ترمذی جلد۲ص ۱۱۷، نسائی جلد ۱ص ۱۵۵، ابن ماجہ ص ۲۷۷۔۲۷۶، (عن انس و ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہما) مسند احمد جلد۳ص ۲۳ (عن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) جلد۴ص ۱۲۲ (عن ابو مسعود رضی اللہ عنہ) جلد۵ص ۴۱۸ (ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ) المعجم الکبیر للطبرانی جلد۴ص ۱۹۸، جلد ۱۰ص ۱۷۲، جلد۱۲ص ۴۰۵۔۲۷، مصنف عبدالرزاق جلد۳ ص ۳۷۱، مشکٰوۃ ص ۱۸۸، الترغیب و الترہیب جلد۱ص ۳۹۸، جلد۲ص ۳۷۸، درمنثور جلد۸ص ۶۲ ۷)، مسلم جلد۱ص ۲۷۱، ابن کثیر جلد۴ ص ۴۹۶، ابوداؤد جلد۱ص ۲۱۳ (عن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ)، مظہری جلد۱۰ص ۳۷۳، تفسیر کبیر جلد۱۶ جز ۳۲ص ۱۷۶، (عن ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) دارمی جلد۲ص ۳۳۰۔ ۲۵؎ خازن جلد۴ جز ۷ص ۴۷، کشف الاسرار جلد۱۰ص ۶۶۱، تفسیر کبیر جلد۱۶ جز ۳۲ص ۱۷۶، درمنثور جلد۸ص ۶۷۲، مشکٰوۃ ص ۱۸۵، ابن کثیر جلد۴ص ۴۹۶، ترمذی جلد۲ص ۱۱۸، روح المعانی جلد۱۰ جز ۳۰ص ۲۶۷، کتاب السنی ص ۲۴۲، دارمی جلد۲ ص ۳۳۰ (عن ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)۔

۲۶؎ درمنثور جلد۸ جز ۳۰ص ۶۷۶۔

''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا، جس نے ایک مرتبہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** ٥ کی قرأت کی گویا کہ اُس نے ایک تہائی قرآنِ مجید کی قرأت کی اور جس نے دو مرتبہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** ٥ کی قرأت کی گویا کہ اُس نے دو تہائی قرآنِ مجید کی قرأت کی اور جس نے تین مرتبہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** ٥ کی قرأت کی گویا کہ اُس نے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نازل کردہ تمام کلامِ (مجید) کی قرأت کی''۔

نمازِ تہجد میں تہائی قرآنِ مجید کی تلاوت:

وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ مَّوْلٰى خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَبْلَ الصُّبْحِ يَا اَبَا غَالِبٍ اَلَا تَقُوْمُ فَتُصَلِّ، وَلَوْ تَقْرَاُ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ، فَقُلْتُ: قَدْ دَنَا الصُّبْحُ فَكَيْفَ اَقْرَاُ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ [۲۷]

''(حضرت) ابونعیم (علیہ الرحمہ) نے حلیہ میں (حضرت) ابوغالب (رحمہ اللہ تعالیٰ) سے، جو (حضرت) خالد بن عبداللہ (علیہ الرحمہ) کا غلام ہے، روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں، ایک رات صبح سے قبل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو غالب تو کیوں کھڑا نہیں ہوتا کہ نماز ادا کرے اور اگر ہو سکے تو ایک تہائی قرآنِ مجید کی قرأت کرے۔ پس میں نے کہا ہم صبح کے قریب ہیں، پس میں کیسے ایک تہائی قرآن کی تلاوت کر سکتا ہوں؟ پس اُنہوں نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سورۃ الاخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے''۔

صبح وشام تین تین مرتبہ قُل شریف پڑھنا:

حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ہم ایک

---

[۲۷] درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۸۔

رات جبکہ سخت آندھی اور بارش تھی، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو ڈھونڈنے کے لئے نکلے، یہاں تک کہ ہم نے حضور ﷺ کو پالیا، (حضور ﷺ نے) فرمایا: کہو۔ میں نے عرض کیا، (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) کیا عرض کروں؟ فرمایا: پڑھو، **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُصْبِحُ وَ حِيْنَ تُمْسِيْ ثَلاَثًا يَّكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ** ۲۸ ''**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** ٥ اور معوذتین (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) صبح اور شام کے وقت تین تین مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہیں ہر چیز سے کافی ہوں گے''۔

بار بار قُل شریف پڑھنا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

اَنَّ رَجُلاً سَمِعَ رَجُلاً يَقْرَءُ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) يُرَدِّدُهَا ' فَلَمَّا اَصْبَحَ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ۲۹

''ایک شخص نے دوسرے شخص کو سُنا کہ رات کو بار بار **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** ٥ پڑھ رہا ہے۔ اُس (سننے والے) شخص نے صبح کے وقت نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ

۲۸ ابوداؤد جلد۲ ص ۳۴۱، ترمذی جلد۲ ص ۱۷۷، نسائی (کتاب الاستعاذۃ) جلد۲ ص ۳۱۱، مشکوٰۃ ص ۱۸۸، ابن کثیر جلد۴ ص ۴۹۷، کنز العمال حدیث نمبر ۲۷۰ ۲، مسند احمد جلد۵ ص ۳۱۲، قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۱۷۳، درمنثور جلد۸ ص ۶۸۱۔ ۲۹ بخاری جلد۲ ص ۷۵۰۔۱۰۹۷، تیسیر الباری جلد۹ ص ۵۱۶۔۵۱۵، جلد۹ ص ۳۸۷، فتح الباری جلد۹ ص ۷۱، جلد۱۳ ص ۴۳۰، عمدۃ القاری، جلد۱۰ جز ۲۰ ص ۳۲، جلد۱۲ جز ۲۵ ص ۸۳، تفہیم البخاری جلد۷ ص ۶۴۷، ابوداؤد جلد۱ ص ۲۱۳، مسند احمد جلد۳ ص ۳۵، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۳ ص ۲۱، روح المعانی جلد۱۰ جز ۳۰ ص ۲۶۷، مؤطا امام مالک ص ۱۹۳، قرطبی جز ۱۰ جلد ۲۰ ص ۱۶۸، خازن جلد۴ جز ۷ ص ۹، مواہب الرحمٰن جلد۱۰ ص ۱۰۸۵، مشکل الآثار جلد۲ ص ۸۲، الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۳۸۱، کنز العمال حدیث نمبر ۲۷۲۲، (ایسا ہی ایک واقعہ قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا بھی ہے)۔ ابن کثیر جلد۴ ص ۴۹۶، روح المعانی جلد۱۰ جز ۳۰ ص ۲۶۷، درمنثور جلد۸ ص ۶۸۰، الجامع لشعب الایمان للبیھقی جلد۵ ص ۴۷۳، تفسیر ابن جوزیہ جلد۳ ص ۲۶۴، شرح السنۃ للبغوی جلد۴ ص ۴۷۲۔

سے عرض کیا کہ فلاں شخص کو میں نے بار بار قُل شریف پڑھتے سنا ہے۔(گویا اُس پوچھنے والے نے سمجھا کہ اِس میں بڑا ثواب نہ ہوگا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قسم ہے اُس ذاتِ اَقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یہ سورت تہائی قرآنِ مجید کے برابر ہے"۔

قرآنِ مجید کے تین حصّے:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:**اَیُعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَءَ کُلَّ یَوْمٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالُوْا نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ نَحْنُ اَضْعَفُ مِنْ ذَاکَ وَاَعْجَزُ' قَالَ: فَاِنَّ اللّٰہَ جَزَاَ الْقُرْآنَ ثَلاثَةَ اَجْزَآءٍ فَقَالَ: (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ)ثُلُثُ الْقُرْآنِ** [۳۰]

"کیاتم اِس سے عاجز ہو کہ ہر روز تہائی قرآن شریف پڑھ لیا کرو؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم اِس سے بہت ضعیف اور بہت عاجز ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا سنو! اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہُ الکریم) نے قرآنِ مجید کے تین حصّے فرمائے ہیں۔ **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ٥** تیسرا حصّہ ہے"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) سے فرمایا:

اُحْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَاُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْآن قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَرَاَ: قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَاِنِّیْ سَاَقْرَاُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ

---

[۳۰] مسلم جلد ۱ ص ۲۷۱، مسند احمد جلد ۶ ص ۴۴۷، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۸۰، درمنثور جلد ۸ ص ۶۸۰، دارمی جلد ۲ ص ۳۳۰، قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۱۶۹، ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۶، خازن جلد ۴ جز ۷ ص ۳۱۹، روح البیان جلد ۱۰ ص ۵۴۰، مظہری جلد ۱۰ ص ۳۷۳، روح المعانی جلد ۱۰ جز ۳۰ ص ۲۶۷، الجامع لشعب الایمان للبیھقی جلد ۵ ص ۴۷۶۔

الْقُرآن اِنِّی لَارٰی ھٰذَا خَبرًا جَآءَہٗ مِنَ السَّمَآءِ فَذَاکَ الَّذِیْ اَدْخَلَہٗ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ اِنِّی قُلْتُ لَکُمْ سَاَقْرَأُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ اَلَا اِنَّھَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ [۳۱]

''جمع ہو جاؤ میں تمہیں آج تہائی قرآنِ (مجید) سناؤں گا۔ تمام لوگ جمع ہو کر بیٹھ گئے تو آپ (ﷺ) اپنے آستانۂ اقدس سے باہر تشریف لائے اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ کی تلاوت فرمائی اور پھر آستانۂ اقدس میں تشریف لے گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے تو فرمایا تھا کہ میں تمہیں ایک تہائی قرآنِ (مجید) سناؤں گا۔ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہو، اِس لئے آپ (ﷺ) تشریف لے گئے ہیں۔ اِتنے میں نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: میں نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں تہائی قرآنِ (پاک) سناؤں گا تو سنو یہ سورۂ اخلاص تہائی قرآنِ (مجید) کے برابر ہے''۔

ایک رات میں ایک تہائی قرآن مجید:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: اَیُعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَءَ فِیْ لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ مَنْ قَرَاَ: اَللّٰہُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَءَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ [۳۲]

''کیا تم میں سے کوئی ایک تہائی قرآنِ (پاک) ایک رات میں پڑھنے سے تھکتا ہے؟ تو جس نے (ایک مرتبہ سورۂ اخلاص) اَللّٰہُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ پڑھی۔ بے شک اُس نے تہائی قرآنِ (پاک) پڑھا''۔ صحیح بخاری کے اَلفاظ ہیں: فَشَقَّ

---

[۳۱] قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۱۶۹، ابنِ کثیر جلد ۴ ص ۴۹۶، ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۸، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۸۰، مسلم جلد ۱ ص ۲۷۱، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۲۹، الجامع لشعب الایمان للبیھقی جلد ۵ ص ۴۷۹، مشکل الآثار جلد ۲ ص ۸۳، کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۱۶۶، تفسیر ابن الجوزیہ جلد ۱ ص ۲۶۵۔

[۳۲] ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۷، بخاری جلد ۲ ص ۷۵۰، تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۱۷، فتح الباری جلد ۹ ص ۲۷، عمدۃ القاری جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۳۳، تفہیم البخاری جلد ۷ ص ۶۶۷، دارمی جلد ۲ ص ۴۶۰، الجامع لشعب الایمان للبیھقی جلد ۵ ص ۴۸۷۔

ذَالِکَ عَلَیۡھِمۡ ''لوگوں کومشکل ہوا''۔اورعرض کرنے لگے:اَیُّنَا یُطِیۡقُ ذَالِکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ اللّٰہُ الۡوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الۡقُرۡآن ۳۳؎ ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم میں سے کون اِس کی طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا: اَللّٰہُ الۡوَاحِدُ الصَّمَدُ (یعنی قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) تہائی قرآنِ (پاک) کے برابر ہے''۔

مسجدِ قبا شریف کے اِمام صاحب کا واقعہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک اَنصاری صحابی (حضرت کلثوم بن ہدم رضی اللہ عنہ) مسجدِ قبا (شریف) کے اِمام تھے۔اُن کی عادت تھی کہ سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھتے تھے، پھر جو بھی سورت پڑھنی ہوتی یا جہاں سے چاہتے قرآن (شریف) پڑھتے ۔ایک دن مقتدیوں نے کہا آپ اِس سورت (اخلاص) کو پڑھتے ہیں پھر دوسری سورت ملاتے ہیں، یہ کیا ہے؟ یاتو آپ اِسی سورت کو پڑھئے یا چھوڑ دیجئے یا کوئی دوسری سورت ہی پڑھا کریں۔اُنھوں نے جواب دیا میں تو اِسے نہیں چھوڑوں گا۔جس طرح کرتا ہوں، کرتا رہوں گا۔تم چاہو تو مجھے اِمام رکھو، کہو تو میں تمہاری اِمامت چھوڑ دوں۔ یہ (اِمام صاحب) چونکہ اُن سب میں زیادہ افضل (یعنی عالم اور عبادت گزار) تھے، اِس لئے اُن لوگوں کو یہ بات بھاری لگی اور اُن کی موجودگی میں کسی دوسرے کا نماز پڑھانا بھی گوارا نہ ہوسکا، چنانچہ ایک دِن اَیسا ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے ،تو اُن لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِمام (صاحب) سے فرمایا: مَایَمۡنَعُکَ اَنۡ تَفۡعَلَ یَاۡمُرُکَ بِہٖ اَصۡحَابُکَ وَمَا یَحۡمِلُکَ عَلٰی لُزُوۡمِ ھٰذِہِ السُّوۡرَۃِ فِیۡ کُلِّ رَکۡعَۃٍ؟ قَالَ اِنِّیۡ اُحِبُّھَا قَالَ حُبُّکَ اِیَّاھَا اَدۡخَلَکَ الۡجَنَّۃَ ۳۴؎ ''کون سی بات تمہیں اِس بات سے روکتی ہے کہ تم اپنے دوستوں کی بات نہ

۳۳؎ تفسیر خازن جلد۴ص ۳۱۹ ،الترغیب والترہیب جلد۲ص ۴۴۷۔۳۴؎ بخاری جلد۱ص ۱۰۷، فتح الباری جلد۲ص ۳۲۴ ،عمدۃ القاری جلد۳ جز ۶ ص ۴۲ ،تیسیر الباری جلد۱ص ۵۱۱ ،تفہیم البخاری جلد۱ ص ۱۱۴۲، ابن کثیر جلد۴ ص ۴۹۵ ، ترمذی جلد۲ ص ۱۱۸، قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۱۶۹، الترغیب والترہیب جلد۲ص ۳۸۲ ،مواہب الرحمٰن جلد۱۰ص ۱۰۸۳۔

مانو اور تم ہر رکعت میں اِس سورت کو کیوں پڑھتے ہو؟ عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے اِس سورت سے بڑی محبت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اِس کی محبت تجھے جنت میں پہنچائے گی"۔

قُل شریف پڑھنے والے کے لئے جنت میں محل:

روایت نمبر۱:

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشَرَ مَرَّاتٍ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا عِشْرِيْنَ مَرَّةً بَنٰى لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً بَنٰى لَهٗ بِهَا ثَلَاثَةَ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ** ۳۵

"جو (صاحبِ ایمان) ۱۰ مرتبہ قُل (شریف) پڑھے گا، اللہ (تبارک و تعالیٰ) اُس کے لئے جنت میں ایک محل تیار فرمائے گا اور جو بیس مرتبہ پڑھے گا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کی برکت سے (پڑھنے والے کے لئے) دو محل جنت میں تیار فرمائے گا اور جو تیس مرتبہ پڑھے گا، اُس کے لئے جنت میں تین محل تیار فرمائے گا۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ (جل جلالہ) کی قسم، تب تو ہم جنت میں اپنے بہت محل بنوالیں گے۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اللہ کریم اِس سے بھی زیادہ وسعت والا ہے"۔

روایت نمبر۲:

حضرت معاذ بن انس اَلْجُهَنِي اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **مَنْ قَرَأَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى يَخْتِمَهَا عَشَرَ مَرَّاتٍ**

---

۳۵ دارمی جلد۲ ص ۴۵۹، مشکوٰۃ ص ۱۹۰، قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۱۷۰، ابن کثیر جلد۴ ص ۴۹۷، مظہری جلد ۱۰ ص ۳۷۴، مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۴۵، مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۵۔

بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّۃِ "جوشخص اِس پوری سورت کودس مرتبہ قرأت کرکے ختم کرے گا، اللہ (تبارک وتعالیٰ) جنت میں اُس کے لئے ایک محل تعمیر فرمائے گا"۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) پھر تو ہم بہت محل بنوالیں گے۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰہُ اَکْثَرُ وَاَطْیَبُ ۳۶ "یعنی اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) اِس سے بھی زیادہ اور اِس سے بھی اَچھا عطا فرمانے والا ہے"۔

(درمنثور میں ہے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی یہ بات عرض کی)۔

سونے سے پہلے سو بار قُل شریف پڑھنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِہٖ، مِنَ اللَّیْلِ، فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَرَأَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ یَا عَبْدِیْ اُدْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِکَ الْجَنَّۃَ ۳۷

"جوشخص اپنے بستر پر رات کوسونے کا ارادہ کرے، وہ دائیں کروٹ لیٹے، پھر سومرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۞ (یعنی پوری سورۂ اخلاص) پڑھ لے۔ تو جب قیامت کا دن ہوگا' ربّ کریم اِرشاد فرمائے گا' اے میرے بندے اپنی دائیں طرف سے جنت میں داخل ہوجا"۔

---

۳۶ مسند احمد جلد ۳ ص ۴۳۷، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۸۱، درمنثور جلد ۸ ص ۶۷۹۔ ۶۷۶ (عن عبداللہ ابوخروہ رضی اللہ عنہ، کتاب السنی ص ۲۴۳، ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۷، مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۴۵، مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ اص ۱۰۸۶۔ ۳۷ مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ اص ۱۰۸۶، ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۷، ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۷، درمنثور جلد ۸ ص ۶۷۲، قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۱۷۰، مشکوٰۃ ص ۱۸۸، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۱۶، خازن جلد ۴ جز ۷ ص ۳۲۰۔۳۱۹، مظہری جلد ۱۰ ص ۳۷۴، کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱، الجامع شعب الایمان للبیہقی جلد ۵ ص ۴۹۰۔

قُل شریف کی برکت سے پچاس سال کے گناہ معاف:

روایت نمبرا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ قَرَأَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْهُ ذُنُوْبَ خَمْسِیْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْهِ دَیْنٌ** ۳۸

''جس شخص نے ہر روز دوسو مرتبہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** o... کو پڑھا تو سوائے قرض کے اُس کے پچاس سال کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے''۔

روایت نمبر۲:

وَاَخْرَجَ ابْنُ عَدِیٍّ وَّالْبَیْهَقِیُّ فِی الشُّعَبِ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ** صلی اللہ علیہ وسلم **قَالَ: مَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)مِائَتَیْ مَرَّةً غُفِرَلَهٗ خَطِیْئَةُ خَمْسِیْنَ سَنَةً اِذَا اِجْتَنَبَ اَرْبَعَ خِصَالٍ اَلدِّمَآءُ وَالْاَمْوَالُ وَالْفُرُوْجُ وَالْاَشْرِبَةُ** ۳۹ ''حضرت ابنِ عدی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے اور حضرت اِمام بیہقی علیہ الرحمہ نے ''شعب الایمان'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ بیشک نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** o کو دوسو مرتبہ پڑھا، اُس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے جب کہ وہ چار باتوں سے اِجتناب کرنے والا ہو۔(۱)۔ ناحق خون کرنے سے، (۲) حرام مال کھانے سے، (۳)۔ زنا کرنے سے اور (۴)۔ شراب (پینے سے)''۔

روایت نمبر۳:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم

۳۸ مشکوٰۃ ص ۱۸۸، ترمذی جلد۲ص ۱۱۷، الترغیب والترہیب جلد۲ص ۴۴۷، قرطبی جلد۱۰ جز۲۰ ص ۱۷۰، مرآۃ جلد۳ص ۲۵۰، ابن کثیر جلد۴ص ۴۹۷، مواہب الرحمٰن جلد۱۰ص ۱۰۸۶، مظہری جلد ۱۰ص ۳۷۴۔ ۳۹ درمنثور جلد۸ جز۳۰ص ۶۷۳۔

نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ خَمْسِيْنَ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَ خَمْسِيْنَ سَنَةً ۔۴۰ ''جو شخص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ کو پچاس مرتبہ پڑھ لے، اُس کے پچاس سال کے گناہ معاف ہوجائیں گے''۔

دوسو سال کے گناہ معاف:

روایت نمبر۴:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادفرمایا: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَتَىْ مَرَّةٍ حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ ذُنُوْبَ مِائَتَىْ سَنَةٍ ۴۱ ''جو شخص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ کو دوسو مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف فرمادے گا''۔

روایت نمبر۵:

وَاَخْرَجَ ابْنُ الضَّرِيْسِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) مِائَتَىْ مَرَّةٍ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ عِبَادَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ۴۲

''(حضرت) ابنِ ضریس (علیہ الرحمہ) نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ آپ نے فرمایا، جو شخص دوسو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ کی قرأت کرے اُس شخص کے لئے پانچ سو سال کی عبادت کا اَجر ہے''۔

نوٹ: قُل شریف کی بے حد وحساب فضیلت کی بنا پر یہ فرمایا گیا ہے کہ اگر کسی کی عمر لمبی ہو اور اُس نے پچاس سال یا دوسو سال گناہ کیئے ہوں تو قُل شریف کی برکت سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) وہ گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ اگر کسی کی عمر اور گناہ کم ہوں، تو اللہ تبارک وتعالیٰ قُل شریف کی برکت سے اُس کے درجات بلند فرمادیتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں بھی ہے کہ جب گناہ گار آدمی کو بخار آتا ہے تو اُس

۴۰ ابنِ کثیر جلد۴ ص ۷۹۶، قرطبی جلد۱۰ جز۲۰ ص ۱۷۰، دارمی جلد۲ ص ۴۶۱، درمنثور جلد۸ ص ۶۷۲۔ ۴۱ ابن کثیر جلد۴ ص ۷۹۶، درمنثور جلد۸ ص ۶۷۱، مواہب الرحمٰن جلد۱۰ ص ۱۰۸۷، الجامع شعب الایمان للبیہقی جلد۵ ص ۴۸۴۔ ۴۲ درمنثور جلد۸ جز۳۰ ص ۶۷۸۔

کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب نیک آدمی کو بخار آتا ہے تو اُس کے درجات بلند ہو جاتے ہیں۔ایک حدیث شریف میں، جس کے راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں، فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا۔میں نے اپنے ہاتھ سے (رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے) جسم اطہر کو چھوا۔میں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بہت سخت بخار ہے، تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں مجھے اُتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا، یہ اِس لئے ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب بھی دوگنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پھر فرمایا: جب کسی مسلمان کو کوئی تکلیف آتی ہے یا وہ بیماری وغیرہ میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہُ الکریم) اُس کے گناہ اَیسے جھاڑ دیتا ہے جیسے (خزاں کے موسم) میں درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے"۔ ۴۳

گناہوں سے خلاصی:

وَاَخْرَجَ ابْنُ النّجارِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِب رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّنْطِقَ مَعَ اَحَدٍ يَقْرَأُ فِى الْاُوْلٰى بِالْحَمْدِ وَ (قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَفِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِالْحَمْدِ وَ (قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ) خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا تَخْرُجُ الْحَيَّةُ مِنْ سُلْخِهَا ۴۴

"(حضرت) ابنِ نجار (علیہ الرحمہ) نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا، اُنہوں نے کہا کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نمازِ مغرب کے بعد لوگوں سے گفتگو کرنے سے پہلے دو رکعتیں اِس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد **قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ۝** اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد **قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ۝** کی تلاوت کی، وہ گناہوں سے اَیسے نکل جائے گا جیسے

---

۴۳ دارمی جلد۲ ص۳۱۶، مشکوٰۃ ص۱۳۴، بخاری جلد۲ ص۸۴۴، مسلم جلد۲ ص۳۱۸۔ ۴۴ درمنثور جلد۸ جز۳۰ ص۶۷۵۔

سانپ اپنے سوراخ سے نکلتا ہے''۔

قُل شریف پڑھ کر دَم کرنا:

روایت نمبر۱:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ کُلَّ لَیْلَۃٍ جَمَعَ کَفَّیْہِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْھِمَا فَقَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِھِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِہٖ یَبْدَأُ بِھِمَا عَلٰی رَاْسِہٖ وَوَجْھِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ، یَفْعَلُ ذَالِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [۴۵] ''نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہر رات کو سونے کے لئے اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہتھیلیاں ملا کر اُن میں پھونکتے اور یہ سورتیں پڑھتے۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ پھر اپنے سارے جسم (مبارک) پر جہاں تک ہو سکتا (نورانی) ہاتھ (مبارک) پھیرتے۔ پہلے اپنے سرِ انور اور چہرۂ (مبارک) پر ہاتھ (مبارک) پھیرتے اور جسدِ انور کے سامنے والے حصّہ پر اور ایسا تین مرتبہ فرماتے''۔

روایت نمبر۲:

وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ عَلِیٍّ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ زَوَّجَہٗ فَاطِمَۃَ دَعَا بِمَآءٍ فَمَجَّہٗ ثُمَّ اَدْخَلَہٗ مَعَہٗ فَرْشَہٗ فِیْ جَیْبِہٖ وَبَیْنَ کَتِفَیْہِ وَعَوَّذَہٗ بِہٖ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) وَالْمُعَوَّذَتَیْنِ [۴۶]

---

[۴۵] تیسیر الباری جلد۶ ص ۵۱۸، مشکوٰۃ ص ۱۸۶، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۴۱، ترمذی جلد۲ ص ۱۷۷، درمنثور جلد۸ ص ۶۸۱، بخاری جلد۲ ص ۷۵۰، کتاب الیوم واللیلہ ص ۲۴۴، ابن کثیر جلد۴ ص ۴۹۸، فتح الباری جلد۹ ص ۶۷، عمدۃ القاری جلد۱۰ جز ۲۰ ص ۳۵، تفہیم البخاری جلد۷ ص ۶۷۷، مجمع الزوائد جلد۵ ص ۱۸۸، مواہب الرحمٰن جلد۱۰ ص ۱۰۸۸۔ شرح السنۃ جلد۳ ص ۲۹۔ [۴۶] درمنثور جلد۸ جز ۳۰ ص ۶۷۹۔

''(حضرت) ابنِ عساکر (علیہ الرحمہ) نے (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' بے شک نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے جس وقت خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کی۔ اُس وقت پانی منگوایا' اُس میں کلی مبارک کی پھر آپ کو لے کر اندر داخل ہوئے پھر اُس پانی پر تعوذ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اور معوذتین پڑھ کر آپ کے گریبان اور دونوں کندھوں کے درمیان چھڑکا''۔

روایت نمبر۳:

وَاَخْرَجَ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَرْدُوْیَۃَ وَالْبَزَّارُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اُنَیْسٍ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی صَدْرِہٖ ثُمَّ قَالَ لَہٗ: قُلْ، فَلَمْ اَدْرِ مَا اَقُوْلُ، ثُمَّ قَالَ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ثُمَّ قَالَ لِیْ: (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) حَتّٰی فَرَغْتُ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ لِیْ: (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) حَتّٰی فَرَغْتُ مِنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: هٰكَذَا فَتَعَوَّذْ فَمَا تَعَوَّذَ الْمُتَعَوِّذُوْنَ بِمِثْلِهِنَّ قَطُّ [۴۷]

''(حضرت امام) نسائی اور (حضرت) ابنِ مردویہ اور (حضرت) بزار (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے سندِ صحیح کے ساتھ (حضرت) عبداللہ بن انیس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ میرے سینے پر رکھے پھر فرمایا: پس میں نہیں جانتا تھا کہ میں کیا کہوں؟ پھر مجھ سے فرمایا، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ پڑھو' پھر مجھ سے فرمایا: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ پڑھو' جب میں اُن سے فارغ ہوا' پھر مجھ سے فرمایا: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ پڑھو' جب میں اِس سے فارغ ہوا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِسی طرح تعوّذ ہے اور نہیں ہے تعوّذ پڑھنے والوں میں کسی ایک کا تعوّذ اِن کی مثل کبھی بھی''۔

قُل شریف پڑھنے والے سے اللہ تبارک وتعالیٰ محبت فرماتا ہے:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

---

[۴۷] درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۸۲۔

روایت ہے، فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے: بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ فَکَانَ یَقْرَأُ لِاَصْحَابِہٖ فِیْ صَلَاتِھِمْ، فَیُخْتِمُ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ''ایک شخص کولشکر کا سردار بنا کر بھیجا گیا وہ اپنے دوستوں کی نماز میں (بھی) اِمامت کرتا تھا اور ہمیشہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ پر قرأتِ قرآنِ مجید ختم کرتا تھا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب واپس لوٹے تو یہ ماجرا حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سَلُوْہُ لِاَیِّ شَیْءٍ فَعَلَ ذَالِکَ فَسَاَلُوْہُ فَقَالَ لِاَنَّھَا صِفَۃُ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ ھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَخْبِرُوْہُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُحِبُّہٗ [۴۸] ''اِس سے پوچھو وہ اَیسا کیوں کرتا تھا؟ لوگوں نے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا کہ (اِس سورت) میں رحمٰن (عزوجل) کی صفت ہے۔ مجھے اِس کا پڑھنا محبوب ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اِسے خبر دے دو کہ یہ سورۂ اِخلاص سے محبت کرتا ہے۔ اللہ عزوجل اِس سے محبت فرماتا ہے''۔

جنت میں سو محل:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝) عَلٰی طَھَارَۃٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ کَطَھَارَۃِ الصَّلَاۃِ یَبْدَأُ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ، وَرَفَعَ لَہٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَبَنٰی لَہٗ مِائَۃَ قَصْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَ کَاَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ مَرَّۃً وَّھِیَ بَرَاءٌ مِنَ الشِّرْکِ، وَمُحْضَرَۃٌ لِلْمَلَآئِکَۃِ وَمُنْفِرَۃٌ لِلشَّیَاطِیْنِ وَلَھَا دَوِیٌّ حَوْلَ الْعَرْشِ تَذْکُرُ بِصَاحِبِھَا حَتّٰی یَنْظُرَ اللّٰہُ اِلَیْہِ، وَاِذَا

[۴۸] مشکوٰۃ ص ۱۸۵، نسائی جلد ۱ ص ۱۵۵، ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۵، بخاری جلد ۲ ص ۱۰۹۷، مسلم جلد ۱ ص ۲۷۱، فتح الباری جلد ۱۳ ص ۴۳۱، عمدۃ القاری جلد ۱۲ جز ۲۵ ص ۸۳، مظہری جلد ۱۰ ص ۳۷۳، تیسیر الباری جلد ۹ ص ۲۸۸، قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۱۶۹، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۸۱، الجامع شعب الایمان للبیھقی جلد ۵ ص ۴۸۱۔

نَظَرَ اللّٰهُ اِلَیهِ لَمْ یُعَذِّبْهُ اَبَدًا ۴۹؎ ''جو شخص باوضو، پاک صاف ہوکر جس طرح نماز کے لئے طہارت کی جاتی ہے ایسی طہارت اختیار کرے پھر ایک سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ پڑھے اور نماز کی ابتداء سورۃ الفاتحہ سے کرے۔ اُس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں اور اُس کے لئے جنت میں ۱۰۰ محلات بنائے جاتے ہیں اور وہ (سو مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھنے والا) ایسے ہوتا ہے جیسے اُس نے ۳۳ مرتبہ قرآن پاک کی تلاوت کی ہو۔ یہ پڑھنا شرک سے آزادی ہے اور (پڑھنے والے پر) فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے اور شیطان بھاگتا ہے اور اُس کے پڑھنے والے کا نام عرش کے اِردگرد گونجتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہُ الکریم) اُس پر نظر کرم فرماتا ہے۔ جب اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہُ الکریم) اُس کی طرف نظرِ کرم فرمائے گا تو اُسے کبھی بھی عذاب نہ ہوگا''۔

قُل شریف پڑھنے والا جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثَلَاثٌ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ الْاِیْمَانِ دَخَلَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَ، وَ زَوَّجَ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ حَیْثُ شَآءَ، مَنْ عَفَا عَنْ قَاتِلِهٖ ، وَاَدّٰی دَیْنًا خَفِیًّا، وَقَرَأَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوْبَةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَوْ اِحْدَاهُنَّ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ ''اَوْ اِحْدَاهُنَّ'' ۵۰؎

''تین کام ہیں، جو شخص یہ کرلے، وہ جنت کے تمام دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے جنت میں چلا جائے اور جس کسی حور سے چاہے گا اُس کا نکاح

۴۹؎ الجامع شعب الایمان للبیہقی جلد۵ ص۴۹۱، درمنثور جلد۸ ص۶۷۳۔ ۵۰؎ مجمع الزوائد جلد۶ ص۳۰۱، حلیۃ الاولیاء جلد۶ ص۲۴۳، درمنثور جلد۸ ص۶۷۳، الترغیب والترہیب جلد۳ ص۳۰۵، ابن کثیر جلد۴ ص۴۹۷۔

اُسی حور سے کر دیا جائے گا۔ وہ تین کام درج ذیل ہیں:

۱۔ جو اپنے قاتل کو معاف کر دے۔ ۲۔ پوشیدہ قرض ادا کرے اور

۳۔ ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ○** پڑھ لے"۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) جو اِن تینوں کاموں میں سے ایک کر لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس پر بھی یہی درجہ ہے"۔

بہترین سورتیں:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک روز مجھے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے شرفِ زیارت و ملاقات حاصل ہوا۔ میں نے جلدی سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا (یداللہ کی شان والا نورانی) دستِ مبارک تھام لیا اور عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مومن کی نجات کس عمل پر ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا! اے عقبہ (رضی اللہ عنہ) زبان کو تھامے رکھ، اپنے گھر میں بیٹھا رہا کر اور اپنی خطاؤں پر روتا رہ۔ حضرت عقبہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں پھر دوبارہ شرفِ ملاقات سے باریاب ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شفقت فرماتے ہوئے خود ہی) میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا:

يَا عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ ثَلَاثِ سُوَرٍ اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ؟ قُلْتُ بَلٰى جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ قَالَ: فَقَرَءَ نِيْ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ○) وَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ لَا تَنْسَاهُنَّ وَلَا تُبِتْ لَيْلَةً حَتّٰى تَقْرَأَهُنَّ [۵۱] "اے عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) کیا میں تمہیں توراتٗ انجیل' زبور اور قرآنِ عظیم میں اُتری ہوئی تمام بہترین سورتوں سے بہترین سورتیں بتا دوں؟ (آسانی اور ثمرات کے لحاظ سے)۔ میں نے عرض کیا جی ہاں! یارسول اللہ

[۵۱] مسند احمد جلد۴ ص ۱۵۸۔۱۴۸، درمنثور جلد۸ ص ۶۸۲، مجمع الزوائد جلد۷ ص ۱۴۸، ابن کثیر جلد۴ ص ۴۹۸، مواہب الرحمٰن جلد۱۰ ص ۱۰۸۸، معارف القرآن جلد۸ ص ۸۴۳۔

(صلی اللہ علیک وسلم) ارشاد ہو، اللہ (تبارک وتعالیٰ) مجھے آپ ﷺ پر فدا کرے۔ (راوی) فرماتے ہیں، پس آپ ﷺ نے مجھے (تین) سورتیں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ٥ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ٥ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ٥ پڑھائیں۔ پھر فرمایا: اے عقبہ (رضی اللہ عنہ) اِنہیں نہ بھولنا اور ہر رات اِنہیں پڑھ لیا کرنا۔ فرماتے ہیں کہ پھر نہ تو میں نے اِنہیں بھلایا اور نہ ہی کوئی رات اِن کے پڑھے بغیر گزاری''۔

ایک ہزار دفعہ قُل شریف پڑھنے کا ثواب:

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) اَلْفَ مَرَّۃٍ کَانَتْ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اَلْفِ مُلْجَمَۃٍ مُّسْرِجَۃٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ [۵۲] ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک ہزار مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ٥ کی قرأت کی وہ شخص اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نزدیک، اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی راہ میں لڑنے والے ایک ہزار پلے ہوئے گھوڑوں سے زیادہ محبوب ہے''۔

قُل شریف پڑھنے والے کا مقربین میں مقام:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) اَلْفَ مَرَّۃٍ فَقَدِ اشْتَرٰی نَفْسَہٗ مِنَ اللّٰہِ وَھُوَ مِنْ خَاصَۃِ اللّٰہِ [۵۳] ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک ہزار مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ٥ پڑھتا ہے' اس نے اپنے آپ کو اللہ (عزوجل) سے خرید لیا اور وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے مقربین میں سے ہوگا''۔

حضرت معاویہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کا باکمال واقعہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِتَبُوْکَ فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ ذَاتَ یَوْمٍ بِضِیَآءٍ

---

۵۲ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۶۔ ۵۳ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۶۔

وَّشُعَاعٍ وَّ نُورٍ لَّمْ نَرَهَا قَبْلَ ذٰلِکَ فِیمَا مَضٰی، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُعْجَبُ مِنْ ضِیَآءِ هَا وَنُوْرِهَا، اِذَا اَتَاهُ جِبْرِیْلُ فَسَالَ جِبْرِیْلَ: مَا لِلشَّمْسِ طَلَعَتْ لَهَا نُوْرٌ وَّ ضِیَآءٌ وَّ شُعَاعٌ لَمْ اَرَهَا طَلَعَتْ فِیمَا مَضٰی؟ قَالَ: ذَاکَ اَنَّ مُعَاوِیَةَ بْنِ مُعَاوِیَةَ اللَّیْثِیُّ مَاتَ بِالْمَدِیْنَةِ الْیَوْمَ، فَبَعَثَ اللّٰہُ اِلَیْهِ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یُّصَلُّوْنَ عَلَیْهِ قَالَ: بِمَ ذَاکَ یَا جِبْرِیْلُ؟ قَالَ کَانَ یُکْثِرُ (قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّمَا شِیاً وَّ آنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اسْتَکْثَرَ مِنْهَا فَاَنَّهَا نِسْبَةُ رَبِّکُمْ، وَمَنْ قَرَأَهَا خَمْسِیْنَ مَرَّةً رَفَعَ اللّٰہُ لَهُ خَمْسِیْنَ اَلْفَ دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَیِّئَةٍ، وَّکَتَبَ لَهُ خَمْسِیْنَ اَلْفَ حَسَنَةٍ، وَّمَنْ زَادَ، زَادَ اللّٰہُ لَهُ، قَالَ جِبْرِیْلُ: فَهَلْ لَّکَ اَنْ اَقْبِضَ الْاَرْضَ فَتُصَلِّیَ عَلَیْهِ! قَالَ: نَعَمْ. فَصَلّٰی عَلَیْهِ ۵۴؎

''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میدانِ تبوک میں تھے، کہ سورج ایسی روشنی، نور اور شعاؤں کے ساتھ نکلا کہ ہم نے اِس سے پہلے ایسا شفاف اور روشن و منور اِسے نہیں دیکھا تھا۔ حضرت جبرائیل (امین علیہ السلام) نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی پاک بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے (حضرت) جبرائیل (امین علیہ السلام) سے فرمایا: کہ آج سورج کی اِس تیز روشنی اور زیادہ نور اور چمکیلی شعاؤں کی کیا وجہ ہے؟ اِس سے پہلے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ عرض کیا' (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) آج مدینہ منورہ میں (حضرت) معاویہ بن معاویہ لیثی (رضی اللہ عنہ) کا اِنتقال ہوگیا ہے۔ جن کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) نے ۷۰ ہزار فرشتوں کو بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کس عمل کی بنا پر؟ (حضرت معاویہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ اِعزاز بخشا گیا ہے تاکہ دوسرے لوگ بھی وہ عمل کریں)۔ عرض کیا۔ (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) وہ قُل شریف یعنی (قُلْ هُوَ

۵۴؎ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۴ ص۵۰، قرطبی جلد۱۰ جز۲۰ ص۱۷۰، مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص۱۰۸۷، ابن کثیر جلد۴ ص۴۹۸، دلائل النبوۃ جلد۴ ۲۴۵، درمنثور جلد۸ ص۶۷۲۔

اللّٰہُ اَحَدٌ ٥) رات دن، چلتے پھرتے، کھڑے بیٹھے، کثرت سے پڑھتے رہتے تھے۔ (پھر عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) جو پچاس مرتبہ اِس سورت کی تلاوت کرتا ہے، اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہٗ الکریم) اُس کے پچاس ہزار درجے بلند فرماتا ہے اور اُس کی پچاس ہزار خطائیں مٹا دیتا ہے اور اُس کے لئے پچاس ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جو زیادہ پڑھے گا، اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کے لئے زیادہ عطا فرمائے گا"۔ (حضرت) جبرائیل (امین علیہ السلام) نے عرض کیا، (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرمائیں تو میں زمین کو سمیٹ لوں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کی نمازِ جنازہ اَدا فرمالیں۔ فرمایا ہاں! ٹھیک ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُن کی نمازِ جنازہ اَدا فرمائی"۔

دوسری سند کے ساتھ اِسی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے فرشتوں کی دو صفیں تھیں اور ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اِس مرتبہ کی کیا وجہ ہے؟ عرض کیا "اُن کو قُل شریف سے محبت تھی اور ہر وقت آتے جاتے، اُٹھتے بیٹھتے اِس کی تلاوت فرماتے تھے"۔ ۵۵

کھانا کھاتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا بھول جائیں تو کیا کریں؟

حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ نَّسِیَ اَنْ يُّسَمِّیَ عَلٰی طَعَامِهٖ فَلْيَقْرَاْ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥) اِذَا فَرَغَ** ۵۶ "جو شخص کھانا کھاتے وقت اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا نام لینا بھول جائے وہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد (**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥**) کی تلاوت کرلے"۔

---

۵۵ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۴ص ۵۱، دلائل النبوۃ جلد۵ص ۲۴۶، ابن کثیر جلد۴ص ۴۹۸، مواہب الرحمٰن جلد۱۰ص ۱۰۸۸۔ ۵۶ درمنثور جلد۸ص ۶۷۳، حلیۃ الاولیاء جلد۱۰ص ۱۱۴، کتاب السنی ص ۱۶۳، کتاب الاذکار ص ۱۹۷۔

قل شریف کی خوبیاں ہی خوبیاں:

اِن بے شمار صفات و فضائل کے علاوہ مختلف روایات میں درج ذیل اِرشاداتِ مصطفوی ﷺ بھی ہیں۔ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَرَأَ فِیْ لَیْلَةٍ اَوْ یَوْمٍ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ○) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ کَانَ مِقْدَارُ الْقُرْآنِ ۵۷
''حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔جس نے رات یا دن کے وقت تین مرتبہ قُل شریف کی تلاوت کرلی وہ اَیسے ہے جیسے اُس نے تمام نازل شدہ (قرآنِ پاک) کی تلاوت کرلی''۔

(۲) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ثَلاثِیْنَ مَرَّةً کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ وَ اَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَالْاَمَانَ مِنَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ ۵۸ ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تیس مرتبہ قُل شریف کی تلاوت کرے گا، اُس (اِیمان والے) کے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ) جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھ دے گا۔اُس کے لئے عذابِ (دوزخ) سے اَمن اور قیامت کے بڑے خوف سے اَمان ہوگی''۔

(۳) ''جو ہر روز ۵۰ مرتبہ قُل شریف پڑھے گا اُسے قیامت کے دن آواز دی جائے گی اے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہُ الکریم) کی تعریف کرنے والے قبر سے اُٹھ اور جنت میں داخل ہوجا''۔ ۵۹

قل شریف پڑھنے والے کے لئے دس لاکھ محل جنت میں:

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص اُن کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا ہے: مَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ○) مَرَّةً وَاحِدَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ عَشَرَةَ اٰلافِ اَلْفِ غُرْفَةٍ مِنْ دُرٍّ

۵۷ درمنثور جلد ۸ ص ۶۷۷۔ ۵۸ درمنثور جلد ۸ ص ۶۷۷۔ ۵۹ مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۴۶، درمنثور جلد ۳ ص ۴۱۲، کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱۔

وَیَا قُوْتٍ فِی الْجَنَّۃِ اَفَا صَدِّقُ بِذٰلِکَ ''جو شخص ایک مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ پڑھے اُس کے لئے موتی اور یاقوت کے دس لاکھ محل جنت میں بنتے ہیں۔ کیا میں اِسے سچ مان لوں؟ تو حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! اور اِس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ قَالَ نَعَمْ اَوَ عَجِبْتَ مِنْ ذٰلِکَ وَ عِشْرِیْنَ اَلْفَ اَلْفٍ وَ ثَلاَثِیْنَ اَلْفَ اَلْفٍ وَمَا لاَ یُحْصِیْ ذٰلِکَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَرَأَ (مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا) فَیُضَاعِفَہٗ لَہٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً [۶۰] ''فرمایا ہاں! اور بلکہ بیس لاکھ اور تیس لاکھ اور اِس قدر کہ اِن کی گنتی بجز جنابِ باری تعالیٰ کے کسی کو معلوم ہی نہ ہو تو پھر آپ نے اِس آیتِ مبارک کی تلاوت فرمائی۔ (مَنْ ذَا الَّذِیْ... کَثِیْرَۃً) پھر جب اللہ تبارک وتعالیٰ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً فرماتا ہے تو مخلوق میں گنتی کی طاقت کیسے ہوسکتی ہے۔

سورۃ الاخلاص پڑھنے والا مرنے سے پہلے جنت میں اپنا گھر دیکھے گا:

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○) مَرَّۃً بُوْرِکَ، عَلَیْہِ وَمَنْ قَرَأَھَا مَرَّتَیْنِ بُوْرِکَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ، وَمَنْ قَرَأَھَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ بُوْرِکَ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ جِیْرَانِہٖ، وَمَنْ قَرَأَھَا اثْنَتَیْ عَشَرَۃَ مَرَّۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ اثْنَیْ عَشَرَ قَصْرًا، وَمَنْ قَرَأَھَا عِشْرِیْنَ مَرَّۃً کَانَ مَعَ النَّبِیِّیْنَ ھٰکَذَا وَضَمَّ الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تَلِیْھَا الْاِبْھَامَ، وَمَنْ قَرَأَھَا مِائَۃَ مَرَّۃٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَ خَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ سَنَۃً اِلَّا الدَّیْنَ وَالدَّمَ وَمَنْ قَرَأَھَا مِائَتَیْ مَرَّۃٍ غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَۃً، وَمَنْ قَرَأَھَا اَرْبَعَ مِائَۃِ مَرَّۃٍ کَانَ لَہٗ اَجْرُ اَرْبَعِ مِائَۃِ شَھِیْدٍ کُلِّ عَقْرٍ جَوَّادِہٖ وَاُھْرِیْقَ دَمِہٖ، وَمَنْ قَرَأَھَا اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ اَوْ یُرٰی لَہٗ [۶۱] ''جس نے (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○) کی

---

[۶۰] دُرِّ منثور جلد ا ص ۷۴۷، ابن کثیر جلد ا ص ۲۶۰۔ [۶۱] قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۱۷۰، درمنثور جلد ۸ ص ۶۷۶

ایک بار تلاوت کی، وہ برکت دیا گیا۔ جس نے دو مرتبہ تلاوت کی، وہ اور اُس کے گھر والے برکت دیئے گئے۔ جس نے تین مرتبہ تلاوت کی، وہ، اُس کے گھر والے اور ہمسائے برکت دیئے گئے۔ جس نے بارہ مرتبہ تلاوت کی، اللہ (جل جلالہ) اُس کے لئے جنت میں بارہ محلات تعمیر فرمائے گا اور جس نے بیس مرتبہ اُس کی تلاوت کی، وہ کل قیامت کے دِن اَنبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ہوگا۔ آپ ﷺ نے درمیان والی اور شہادت والی اُنگلی کو ملا کر مثال دی۔ پھر فرمایا: جو ۱۰۰ مرتبہ اِس کی تلاوت کرے گا۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہُ الکریم) اُس کے پچیس سال کے گناہ معاف فرمادے گا اور جو دوسو مرتبہ اِس کی تلاوت کرے گا' اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمادے گا اور جو چار سو مرتبہ تلاوت کرے گا اُس کو چار سو شہیدوں کے برابر ثواب دیا جائے گا' جس نے اِس سورۂ (اخلاص) کو ہزار مرتبہ پڑھا، وہ شخص اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ جنت میں اپنا گھر نہیں دیکھ لے گا یا اُسے دِکھا نہ دیا جائے گا''۔

جمعتہ المبارک کے دِن کا عمل:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعتہ المبارک کے دِن مسجد میں داخل ہوا اور چار رکعت نماز اَدا کرے اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ۵۰ مرتبہ سورۂ اِخلاص کی تلاوت کرے، (اِس طرح یہ دوسو مرتبہ ہوجائے گا)۔ یہ شخص اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا گھر نہ دیکھ لے یا دکھایا نہ جائے''۔[٦٢]

قبر کے فتنہ سے آزادی:

حضرت یزید بن عبداللہ بن الشخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ یَمُوْتُ فِیْهِ لَمْ یُفْتَنْ فِیْ قَبْرِهٖ، وَاٰمِنَ ضُغْطَةُ الْقَبْرِ وَحَمَلَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ**

[٦٢] قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۴۹۔

يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِكَفِّهَا حَتّٰى تُجِيْزَهُ الصِّرَاطَ اِلَى الْجَنَّةِ ۶۳

''جو شخص مرضِ موت میں (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ٥) کی تلاوت کرے گا وہ قبر کے فتنہ میں مبتلا نہیں کیا جائے گا اور اُسے قبر کی سختی (قبر کے دبانے) سے اَمان دی جائے گی اور فرشتے اُس کو قیامت کے دن اپنی ہتھیلیوں پر اُٹھائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ جنت کے دروازہ کے قریب پہنچا دیا جائے گا''۔

ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور سورۂ اخلاص پڑھنا:

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ ۶۴ ''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ٥ پڑھے گا۔ اَیسے شخص کے لئے، سوائے موت کے، جنت میں داخل ہونے میں کوئی چیز حائل نہیں ہوتی''۔

عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ: مَنْ وَاظَبَ عَلٰى قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ٥ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ عَشَرَ مَرَّاتٍ فِيْ لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ اِسْتَوْجَبَ رِضْوَانَ اللّٰهِ الْاَكْبَرِ وَكَانَ مَعَ اَنْبِيَائِهٖ وَعَصَمَ مِنَ الشَّيْطَانِ ۶۵ ''حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جو شخص ہمیشہ ہر روز دِن میں یا رات میں سورۂ اِخلاص اور آیت الکرسی کی دَس مرتبہ تلاوت کرتا ہے، اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہُ الکریم) کی رضا اُس کے لئے لازم ہے اور وہ اَنبیاء کرام علیہم السّلام کے ساتھ ہوگا اور شیطان سے محفوظ رہے گا''۔

ہر مصیبت اور بُرائی سے نجات:

روایت نمبر ا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے،

۶۳ قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۱۷۰، مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۴۵، درمنثور جلد ۸ ص ۶۷۴، شرح الصدور ص ۱۱۴۔ ۶۴ درمنثور جلد ۸ ص ۶۷۵، کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۷۲۔ ۶۵ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۶۔

فرماتی ہیں، حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مقدس ہے: مَنْ قَرَأَ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ○ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ○ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ○ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعَاذَهُ اللّٰهُ بِهَا مِنَ السُّوْءِ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى ٦٦ ''جو شخص جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد سات سات مرتبہ سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھے گا اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہُ الکریم) اگلے جمعۃ المبارک تک اُسے ہر تکلیف سے محفوظ فرمائے گا''۔

روایت نمبر۲:

وَاَخْرَجَ ابْنُ النَّجَارِ فِيْ تَارِيْخِهٖ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ اَرَادَ سَفَرًا فَاَخَذَ بِعَضَادَتِيْ مَنْزِلِهٖ فَقَرَأَ اِحْدٰى عَشْرَةَ مَرَّةً (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) كَانَ اللّٰهُ لَهٗ حَارِسًا حَتّٰى يَرْجِعَ ٦٧ ''(حضرت) ابنِ نجار (علیہ الرحمہ) نے اپنی تاریخ میں (امیر المؤمنین) حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے اور اُنہوں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے سفر کیا پھر اُس کو اُس کی منزل سے پہلے کوئی مصیبت پہنچی تو وہ گیارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ○ کی قرأت کرے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہُ الکریم) اُس کی حفاظت فرمائے گا، یہاں تک کہ وہ اپنے گھر لوٹ آئے''۔

روایت نمبر۳:

وَاَخْرَجَ الدَّارُقُطْنِيُّ فِي الْاَفْرَادِ وَالْخَطِيْبُ فِيْ تَارِيْخِهٖ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا اشْتَكٰى قَرَأَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِهٖ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ٦٨ ''(حضرت امام) دارقطنی (علیہ الرحمہ) نے افراد میں اور (حضرت) خطیب (علیہ الرحمہ) نے اپنی تاریخ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

٦٦ درمنثور جلد ۸ ص ۶۷۵، کتاب السنی ص ۱۳۴، کتاب الاذکار ص ۱۴۴۔ ٦٧ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۵۔ ٦٨ درمنثور جلد ۸ ص ۶۷۸۔

نقل کی ہے، بے شک نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ ﷺ اپنے اُوپر **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○** کی تلاوت لازم کرلیتے''۔

دُعا کی قبولیت کا وسیلہ:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا اور میرا ہاتھ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے (نورانی) ہاتھ (مبارک) میں تھا: **سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ رَجُلًا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی وَ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ** [۶۹] ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ایک شخص کو سنا وہ کہہ رہا تھا، یا اِلٰہی میں تیرے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، تو ایک ہے، تو بے نیاز ہے، نہ تو کسی سے پیدا ہوا، نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا اور تیرا کوئی بھی شریک نہیں (تیرے جوڑ کا کوئی نہیں)۔

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''اُس نے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) کے اسمِ اعظم کے وسیلے سے سوال کیا ہے۔ جب کوئی اُس کے وسیلے سے سوال کرتا ہے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) اُسے عطا فرماتا ہے اور جب کوئی اُس کے وسیلہ سے دُعا کرتا ہے تو اُس کی دُعا قبول فرماتا ہے''۔

وَاَخْرَجَ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا یَقْرَاُ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَیُرَتِّلُ فَقَالَ لَهٗ: سَلْ تُعْطَ ○ [۷۰] ''(حضرت) سعید بن منصور (علیہ الرحمہ) نے حضرت محمد بن منکدر (علیہ الرحمہ) سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ترتیل کے ساتھ ایک شخص کو **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○** کی قرأت کرتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: کہ تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا''۔

---

[۶۹] درمنثور جلد ۸ ص ۶۷۸، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۵۷۔ [۷۰] درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۸۱۔

پچاس صدیقوں کے برابر درجہ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةً بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ قَبْلَ اَنْ يُّكَلِّمَ اَحَدًا رُفِعَ لَهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ عَمَلُ خَمْسِيْنَ صِدِّيْقًا [1] ''جس نے صبح کی نماز کے بعد کسی سے کلام کرنے سے پہلے ۱۰۰ مرتبہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ کو پڑھا۔ اُس دن اُس کا عمل ۵۰ صدیقوں کے عمل کے برابر بڑھا دیا جائے گا''۔

مُردوں کے شمار کے موافق ثواب:

وَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَيَقْرَأُ يٰسِيْنَ وَفِي الْحَدِيْثِ مَنْ قَرَأَ الْاِخْلَاصَ اَحَدَ عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهَا لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بَعَدَدِ الْاَمْوَاتِ [2]

''جو قبرستان میں زیارت کرتے وقت، یہ اَلفاظ کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَآءَ لِلّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ [3] ''یعنی اے ایمان دار قوم کے گھر والو تم پر سلام ہو، بے شک اگر اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہُ الکریم) نے چاہا تو ہم تم سے ملیں گے اور سورۂ یٰسین پڑھے اور حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ اِخلاص گیارہ بار پڑھ کر اُس کا ثواب مُردوں کو بخش دے گا تو مُردوں کے شمار کے موافق اُس کو ثواب دیا جائے گا''۔

گیارہ مرتبہ قُل ھو اللہ پڑھنے کا ثواب:

حضرت ابو محمد سمرقندی علیہ الرحمہ نے سورۂ اخلاص کے فضائل میں (مرفوعاً) ذکر کیا ہے کہ مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اِحْدٰى عَشَرَةَ

---

[1] درمنثور جلد ۸ ص ۶۷۸ [2] غایۃ الاوطار ترجمہ درالمختار کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ الجنازۃ جلد ا ص ۴۲۳ سطر نمبر ۱۱ مطبوعہ مطبع منشی نول کشور لکھنؤ (بھارت) [3] مسلم جلد ا ص ۳۱۴، کتاب الاذکار ص ۱۴۲، مشکوٰۃ ص ۱۵۴۔

مَرَّۃً ثُمَّ وَھَبَ اَجْرَہٗ لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ ۴؎

''جس نے قبرستان سے گزرتے ہوئے گیارہ مرتبہ سورۂ اِخلاص پڑھی اور اُس کا ثواب مُردوں کو بخش دیا تو مُردوں کی تعداد کے برابر اُسے اَجر و ثواب ملے گا''۔

قبرستان سے گزرتے وقت فاتحہ شریف پڑھنا:

حضرت ابوالقاسم سعد بن علی زنجانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے **فوائد** میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں: **مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّاَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَ مَا قَرَأْتُ مِنْ کَلَامِکَ لِاَھْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَانُوْا شُفَعَآءٌ لَّہٗ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی** ۵؎

''جو قبرستان میں داخل ہوا اور پھر وہ سورۃ الفاتحہ شریف، **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** ۞ اور **اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ** پڑھے، پھر کہے (یعنی دُعا کرے) اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک) میں نے تیرے قرآنِ مجید میں سے جو پڑھا ہے، اُس کا ثواب مومن مردوں اور مومنہ عورتوں دونوں کو عطا فرما، تو وہ قبر والے قیامت کے دن اُس کے سفارشی ہوں گے''۔

قبر کے پاس قرآن خوانی کا واقعہ:

شیخ موفق بن قدامہ علیہ الرحمہ جو اپنے دَور میں حنبلیوں کے اِمام تھے۔ اپنی کتاب **المغنی** کی فصل: **قَالَ: وَلَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَۃِ عِنْدَ الْقَبْرِ**۔ میں فرماتے ہیں، قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: **اِذَا دَخَلْتُمُ الْمَقَابِرَ اِقْرَؤُوْا آیَۃَ الْکُرْسِیَّ وَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** ۞ ۶؎ ''جب تم قبرستان میں داخل ہو تو ایک مرتبہ آیت الکرسی اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھو پھر کہو: **اَللّٰھُمَّ اِنَّ فَضْلَہٗ لِاَھْلِ الْمَقَابِرِ** ''یا اللہ (جل جلالہ) بے شک اِس کا ثواب قبرستان والوں کے لئے ہے''۔

۴؎ شرح الصدور ص ۲۹۶۔ ۵؎ شرح الصدور ص ۲۹۶۔ ۶؎ المغنی جلد ۳ ص ۵۱۸۔

حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے رجوع کا واقعہ

اِن (حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ) سے منقول تھا کہ قبر کے پاس قرآن پاک پڑھنا بدعت ہے۔ یہ بات ہشیم نے نقل کی ہے۔ حضرت ابو بکر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، یہ بات حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے ایک جماعت نے نقل کی ہے لیکن اِس کے بعد اُنہوں نے رجوع کر لیا تھا۔

چنانچہ جماعت سے منقول ہے کہ حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے ایک نابینا شخص کو قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھنے سے منع کیا اور فرمایا کہ قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھنا بدعت ہے۔ (یہ بات سن کر) حضرت محمد بن قدامہ جوہری علیہ الرحمہ نے کہا کہ اے ابو عبداللہ (یہ حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے)۔ حضرت مبشر حلبی (علیہ الرحمہ) کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا کہ وہ ثقہ (بااِعتماد) ہیں۔ حضرت محمد بن قدامہ علیہ الرحمہ نے کہا مجھے حضرت مبشر حلبی (علیہ الرحمہ) نے اپنے والد عبدالرحمٰن بن علاء علیہ الرحمہ کے بارے میں بتایا کہ اُنہوں نے وصیّت کی تھی کہ جب اُن کا انتقال ہو جائے تو اُن کی قبر کے پاس سورۃ البقرۃ کی اِبتدائی آیات (الم سے **هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ** تک) اور آخری حصہ (**لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ** سے سورت کے آخیر تک) کو پڑھا جائے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اِس بات کی وصیّت کی تھی۔ یہ سُن کر حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ اُس شخص سے کہو کہ قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھے۔ حضرت خلال علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے (حضرت) ابو علی حسن بن ہیثم بزار (علیہ الرحمہ) نے بیان کیا اور وہ ثقہ (معتمد علیہ) اور مامون ہیں۔ وہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اُس نابینا شخص کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ جو قبرستان میں قرآنِ مجید پڑھا کرتا تھا۔ (المغنی لابن قدامہ جلد ۲ ص ۵۱۸)

فقر و تنگ دستی سے نجات کے لئے قل شریف پڑھئے:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا۔ اُس نے غربت اور معاشی تنگی کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا: **اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَکَ فَسَلِّمْ اِنْ کَانَ فِیْہِ اَحَدٌ وَّاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ اَحَدٌ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَیَّ وَاقْرَأْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مَرَّۃً وَاحِدَۃً** ۷۷؎

''جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہو، خواہ اُس میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام پڑھو اور ایک مرتبہ **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** ۝ پڑھو''۔

اُس شخص نے اَیسا ہی کیا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے اُس پر دولت کی ریل پیل کردی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کو دینے لگا۔

وَاَخْرَجَ الطَّبَرَانِیُّ عَنْ جَرِیْرِ الْبَجَلِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ قَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ حِیْنَ یَدْخُلُ مَنْزِلَہٗ نَفَتَ الْفَقْرُ مِنْ اَھْلِ ذٰلِکَ الْمَنْزِلِ وَالْجِیْرَانِ ۷۸؎

''(حضرت اِمام) طبرانی (علیہ الرحمہ) نے حضرت جریر بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** ۝ پڑھتا ہے اُس کے اور اُس کے ہمسائے کے گھر سے غربت دُور ہو جائے گی''۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَتٰی مَنْزِلَہٗ فَقَرَأَ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) وَ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) نَفَی اللّٰہُ عَنْہُ الْفَقْرَ وَ کَثَّرَ

۷۷؎ تفسیر قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۱۷۰، تفسیر کبیر جلد ۱۶ جز ۳۲ ص ۱۷۴، کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱، جلاء الافہام لابن قیم الجوزی (شاگرد ابن تیمیہ) ص ۲۵۵، الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام (ترجمہ: جلاء الافہام از قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری، غیر مقلد) ص ۲۵۶۔ ۷۸؎ در منثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۳۔

خَیْرَ بَیْتِہٖ حَتّٰی یَفِیْضَ عَلٰی جِیْرَانِہٖ ۷۹؎

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت الحمد شریف اور **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ**o کی قرأت کرے، تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس سے غربت کو دُور فرمادے گا اور اُس کے گھر میں خیر و عافیت کی کثرت ہوگی، یہاں تک کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کا فیض اُس کے ہمسایوں پر بھی جاری فرمائے گا''۔

وسوسوں کا علاج:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَآءَ لُوْنَ حَتّٰی یُقَالَ ھٰذَا خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِکَ فَقُوْلُوا اللّٰہُ اَحَدٌ . اللّٰہُ الصَّمَدُ. لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ . وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ** ۸۰؎

''لوگ ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کرتے رہیں گے، مخلوق کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے پیدا فرمایا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کو کس نے پیدا کیا۔ (نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جب بات یہاں تک پہنچے) تو تم کہہ دینا اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) ایک ہے، اللہ (جل جلالہ) بے نیاز ہے، نہ اُس کو کسی نے جنا اور نہ وہ جنا گیا ہے اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔ **ثُمَّ لَیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلاثًا وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ** ''پھر اپنے بائیں طرف تین بار تھتکار دے اور **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ**o پڑھ لے''۔

سورۂ اِخلاص کی برکت سے رحمٰن جلّ جلالہٗ کے غضب سے نجات:

وَاَخْرَجَ الطَّبَرَانِیُّ اَیْضًا مِّنْ طَرِیْقِ اَبِیْ بَکْرِ الْبُرْدِعِیّ :

۷۹؎ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۷۔ ۸۰؎ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۷۲۱، مشکوٰۃ ص ۱۹، مرآۃ جلد ۱ ص ۸۸، کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۴۱۔

حَدَّثنَا اَبُوْ زَرْعَةَ وَاَبُوْ حَاتَمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ اَبِیْ فَاطِمَةَ، رَازِیُّ ثِقَّةٌ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ: اِذَا نَقَرَ فِی النَّاقُوْرِ اِشْتَدَّ غَضَبُ الرَّحْمٰنِ فَتَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ فَيَاْخُذُوْنَ بِاَقْطَارِ الْاَرْضِ فَلَا يَزَالُوْنَ يَقْرَؤُوْنَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى يَسْكُنَ غَضَبُهٗ ۸۱؎

اِسی طرح (حضرت اِمام) طبرانی (علیہ الرحمہ) نے (حضرت) ابوبکر بردعی (علیہ الرحمہ) کے طریق پر روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث شریف بیان کی (حضرت) ابوزرعہ اور (حضرت) ابوحاتم (رحمہما اللہ تعالیٰ) نے، وہ دونوں کہتے ہیں، ہمیں حدیث شریف بیان کی (حضرت) عیسیٰ بن ابو فاطمہ رازی (علیہ الرحمہ) نے جو کہ ثقہ ہیں، انہوں نے کہا، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، جب گھنٹیوں میں سے کوئی گھنٹی بجتی ہے، تو رحمٰن کا غضب تیز ہوجاتا ہے۔ پس فرشتے اُترتے ہیں، زمین کے کونوں کو وہ پکڑتے ہیں اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ پڑھتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ رحمٰن کا غضب ٹھہر جاتا ہے"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا اور مغفرت کا وسیلہ:

وَاَخْرَجَ ابْنُ النَّجَارِ فِیْ تَارِيْخِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَاَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝) دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ عَشَرَ مَرَّاتٍ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهٗ رِضْوَانَهٗ وَمَغْفِرَتَهٗ ۸۲؎

"(حضرت) ابنِ نجار (علیہ الرحمہ) نے اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا، جو شخص ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ پڑھتا ہے، تو اُس شخص کے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہٗ الکریم) کی رضا اور مغفرت واجب ہو

۸۱؎ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۷۔ ۸۲؎ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۸، کنز العمال حدیث نمبر ۲۷۳۲۔

جاتی ہے"۔

گناہوں سے بچاؤ:

وَاَخرَجَ ابنُ عَساکِر عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ صَلّٰی صَلاۃَ الْغَدَاۃِ ثُمَّ لَمْ یَتَکَلَّمْ حَتّٰی قَرأَ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝) عَشَرَ مَرَّاتٍ لَمْ یُدْرِکْہُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ ذَنْبٌ وَاَجِیْرٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ ۸۳؎

"(حضرت) ابنِ عساکر (علیہ الرحمہ) نے (امیر المؤمنین) حضرت (سیّدنا) علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز اَدا کی پھر کلام نہیں کیا، یہاں تک کہ دس مرتبہ **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝** کی قرأت کرلی۔ اُس دن اُس کو کوئی گناہ نہ پہنچے گا اور شیطان اُس سے دور رہے گا"۔

چاولوں کے ایک ایک دانے پر تین تین مرتبہ قُل شریف پڑھنا:

قدوۃ المحدثین، عارف باللہ، مخزن برکات ظاہرہ، منبع کرامات باہرہ، برکتِ مصطفٰی فی الہند، حامل لواء الحق والدین الشیخ المحقق شیخ المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "اخبار الاخیار" شریف میں حضرت شیخ ملک زین الدین وزیر الدین کے حالات میں لکھتے ہیں: "وتمام متعلقان اواز خدمت گاراں وغیرہم ہمہ نصف آخر شب برائی تہجد برمی خاستند وتاوقت چاشت درمنزل او جز باشارت دست وزبان کارنمی شد از جہت مشغولی اوراد ونوافل گویند کہ ویرا شب جمعہ برروح مطہر رسول اللہ ﷺ مقدار چندمن برنج قبولی می پختند کہ برہر برنجی سہ کرت **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝** خواندہ می دمیدند"۔۸۴؎

"اور تمام متعلقین اور خدمت گار وغیرہ آدھی رات کے بعد تہجد پڑھنے کے لئے اُٹھ بیٹھتے تھے۔ پھر تہجد کے بعد چاشت کی نماز ختم ہونے تک آپ کے محل میں کوئی

۸۳؎ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۸۔ ۸۴؎ اخبار الاخیار ص ۲۲۷۔

شخص اِشارہ کے سِوا کوئی بات زبان سے نہیں کہتا تھا۔ آپ کے اَوراد و وظائف کی یہ حالت تھی کہ جب جمعۃ المبارک کی رات آتی تو کئی من چاول رسول اللہ ﷺ کی روح پُرفتوح کو نذرانہ بھیجنے کے لئے پکائے جاتے اور چاولوں کے ہر ہر دانے پر تین تین مرتبہ قُل شریف پڑھا جاتا''۔

قارئین کرام! اللہ والے بھی کیا خوب بندگانِ خدا ہیں کہ ایک ایک دانے پر تین تین مرتبہ قُل شریف پڑھتے تھے۔ جبکہ دوسری طرف کچھ وہ لوگ ہیں جو سارے کھانے پر تین مرتبہ قُل شریف پڑھنے پر ناراض ہوجاتے ہیں اور فتوؤں کی بھرمار کردیتے ہیں اور اُس کھانے کو حرام قرار دے دیتے ہیں۔

یہ بے چارے ناراض اور علیحدگی پسند حضرات کہتے ہیں کہ جس کھانے پر ختم شریف پڑھا جائے وہ کھانا حرام ہے۔ حالانکہ ختم شریف میں قرآن پاک کی سورتیں ہی تو پڑھی گئی ہیں اور کسی نہ کسی کو اِیصالِ ثواب کیا گیا ہے۔ نہ تو قرآنِ شریف پڑھنا حرام ہے اور نہ ہی ایصالِ ثواب کرنا۔ اُنہوں نے کبھی غور ہی نہیں کیا کہ وہ کھانا کس پر حرام ہے؟ وہ تو صرف اور صرف شیطان پر حرام ہے، مگر مومنوں کے لئے پاک اور طیّب ہے۔ یہ تو اِتنی ساری سورتیں ہیں، جو ختم شریف میں پڑھی جاتی ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس کھانے پر صرف بسم اللہ شریف پڑھ دی جائے وہ کھانا بھی شیطان نہیں کھاتا۔ اطمینانِ قلب کے لئے چنداَحادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:۔

حدیث شریف نمبرا:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ کھانا پیش کیا گیا (فرماتے ہیں) میں نے اَیسا کھانا کبھی نہیں دیکھا جو ہمارے اوّل وقت میں کھاتے وقت برکت والا ہوا اور آخر وقت میں کم برکت والا ہو۔ ہم نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ کیسے ہوگیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِنَّا ذَکَرْنَا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ حِیْنَ اَکَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَکَلَ

وَلَـمْ يُسَمِّ اللّٰهَ، فَاَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ ۸۵؎ ''ہم نے کھانا کھاتے وقت اُس پر اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہٗ الکریم) کے اِسم پاک کا ذکر کیا تھا پھر وہ شخص بیٹھ گیا جس نے کھایا اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا نام نہ لیا تو اس کے ساتھ شیطان نے کھایا''۔

مطلب یہ ہے کہ کھانا شروع کرتے وقت ہم میں سے ہر شخص نے بسم اللہ شریف پڑھی تھی لیکن دورانِ طعام ایک اَیسا شخص کھانے میں شریک ہوگیا جس نے بسم شریف نہ پڑھی اور کھانا شروع کردیا۔ (تو شیطان بھی اُس کے ساتھ شریک ہوگیا)۔

حدیث شریف نمبر۲:

حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص کھانا کھاتا تھا تو اُس نے بسم اللہ شریف نہ پڑھی تھی یہاں تک کہ ایک لقمہ باقی بچا۔ جب اُس نے وہ لقمہ منہ میں ڈالنے کے لئے اُٹھایا تو اُس نے کہا: **بِسْـمِ اللّٰـهِ اَوَّلَـهٗ وَ اٰخِرَهٗ** ''اِس کے اوّل اور آخر پر بسم اللہ''۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے پھر فرمایا: **مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَاْكُلُ مَعَهٗ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اِسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهٖ** ۸۶؎ ''شیطان اُس کے ساتھ کھارہا تھا پھر جب اُس نے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) کا نام لیا تو شیطان نے اپنے منہ میں اُنگلی مار کر کھانا نکال دیا''۔

محولہ بالا اَحادیثِ مبارکہ و واقعات سے یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ قُل شریف جب چاہیں جتنا چاہیں' پڑھیں' دینِ اِسلام نے کوئی پابندی نہیں لگائی۔ جو لوگ قُل شریف پڑھنے کو **بدعت** کہتے ہیں' اُن کی عقل پر حیرانگی ہوتی ہے، یہ لوگ کس قدر بے خبر ہیں کہ اَیسی سورت کے پڑھنے کو بدعت کہتے ہیں' جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہٗ الکریم کی اَزلی اَبدی بے مثال صفات بیان ہیں۔ اہل اِیمان اپنے وصال شدہ لوگوں کو اِیصالِ ثواب کے لئے دوسرے یا تیسرے دن لاکھوں مرتبہ قُل شریف پڑھتے

۸۵؎ شرح السنۃ جلد ۶ ص ۶۲، مسند احمد جلد ۵ ص ۱۴۶۔۱۴۵، مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۳۔ ۸۶؎ شرح السنۃ جلد ۶ ص ۶۲، مسلم جلد ا ص ۱۷۲، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۸۳، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۱۲۵، ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۷۳، کتاب الاذکار ص ۱۷۹، قرطبی جلد ۳ جز ۶ ص ۵۱، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۱۲۱۔

ہیں۔قرآنِ مجید کے ایک ایک حرف کی تلاوت پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔سورۂ اخلاص کے کل ۴۷ حروف ہیں اگر مشدّد حروف کو دو دو بار جمع کیا جائے تو کل ۵۱ حروف بنتے ہیں۔لہٰذا ایک دفعہ قُل شریف کے پڑھنے کے بدلہ میں پڑھنے والے کو ۴۷۰ یا ۵۱۰ نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔جبکہ تہائی قرآنِ مجید کا ثواب علیحدہ ہے۔جو خوش نصیب تین ہزار مرتبہ قُل شریف کی پڑھائی کرے گا اُسے ۱۴لاکھ ۱۰ ہزار یا ۱۵لاکھ ۳۰ ہزار نیکیاں اور ایک ہزار قرآنِ مجید پڑھنے کے برابر ثواب حاصل ہوگا۔غور فرمائیں! کتنی برکتیں اُس مسلمان مرد یا عورت کو حاصل ہوں گی جس کو اِیصالِ ثواب کرنے کے لئے اِتنی تعداد میں قُل شریف کی تلاوت کی جائے گی۔یہ کم از کم ہے،زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

نوٹ: اِس کتاب کو اِس لئے شائع کیا جارہا ہے،تاکہ لوگوں کے سامنے مستند اَنداز میں حقائق پیش کئے جائیں اور پڑھنے والے ہر قسم کی کدورت کو دل سے نکال کر نگاہِ دیانت سے مطالعہ فرمائیں تاکہ شرحِ صدور ہو۔اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ مقصد و مدعا حاصل ہو اور یہ کتاب نافع ہو۔

دینِ حنیف کا ترجمان

ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اُردو میں بیسیوں حوالہ جات سے مزین،دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

زیرِ ادارت

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ، A-977، بلاک بی III، گجر پورہ سکیم لاہور

Website: www.seedharastah.com

Mailing Address: info@seedharastah.com

کافر کے لئے ایصالِ ثواب نہیں

حضرت عَمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عاص بن وائل (یہ کافر تھا اِس) نے (اپنے بیٹوں کو) وصیّت کی کہ (میرے مرنے کے بعد یعنی) اُس کی طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں ۔ چنانچہ اُس (کے ایک) بیٹے (حضرت ہشام رضی اللہ عنہ جو قدیم الاسلام ہیں اور مکہ مکرمہ میں ہی اسلام لے آئے تھے) نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کردیئے پھر اُس کے دوسرے بیٹے (حضرت) عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ (جو مشہور صحابی ہیں) نے اِرادہ کیا کہ اُس کی طرف سے باقی پچاس غلام آزاد کردوں تو اُنھوں نے کہا (پھر میرے دِل میں خیال آیا) کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ کرہی ایسا کروں گا۔ چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میرے باپ نے وصیّت کی تھی (کہ اُس کے مرنے کے بعد) سو غلام آزاد کرنا۔ (حضرت) ہشام (رضی اللہ عنہ) نے اُس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کردیئے ہیں اور پچاس باقی ہیں، تو کیا میں اُس کی طرف سے غلام آزاد کردوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْتَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَا ذَالِكَ** (اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا اُس کی طرف سے حج کرتے تو اِسے اِن اعمال کا ثواب پہنچتا۔) (ابوداوٗد جلد۲ ص ۴۳، مشکوٰۃ ص ۲۶۶ عربی؛ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۶ ص ۲۷۹، المغنی لابن قدامہ جلد۳ ص ۵۲۱ مختصراً)

اِس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صدقہ کافر کے لئے مفید نہیں ہے اور نہ اُسے عذاب سے نجات دلائے گا۔ نیز اِس سے یہ معلوم ہوا کہ مسلمان کو مالی اور بدنی دونوں عبادتوں کا ثواب پہنچتا ہے۔

☆☆☆☆

اورادِ فتحیہ شریف

مترجم: پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنی

حضرت علامہ مولانا **حاجی محمد یوسف علی نگینہ** رحمہ اللہ تعالیٰ

آج لوگ مختلف پریشانیوں اور مصائب میں مبتلا ہیں۔ اِن پریشانیوں اور مصائب سے نجات کا ذریعہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کی اِطاعت وفرمانبرداری ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب کبھی اپنی مشکلات اور معاشی پریشانیوں کا آپ ﷺ کی بارگاہ میں اِظہار کرتے تھے تو رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ اُن کو مختلف اَوراد و وظائف بھی اِرشاد فرماتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عمل فرماتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے اُن کے مسائل حل ہوجاتے تھے۔ حضرت امیر کبیر علی ہمدانی علیہ الرحمہ نے قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی مدد سے ایک مجموعہ ترتیب دیا ہے جسے **اَورادِ فتحیہ شریف** کہتے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' اِس میں ۱۴۰۰ اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا فیضان ہے۔ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کی طرف سے تصدیق شدہ وظیفہ ہے۔ جو لوگ مالی' معاشی گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہیں یا جنات وغیرہ کی شرارتوں سے ذہنی سکون کھو چکے ہیں وہ اِس وظیفے کا ورد کریں۔ انشاء اللہ العزیز ذہنی' قلبی' روحانی' مالی' معاشی سکون پائیں گے۔ (ہدیہ بمعہ ڈاک خرچہ ۱۵۰ روپے)

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ''

کی خوبصورت تصنیف

آدابِ دُعا اور اَوقاتِ قبولیت

ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دُعائیں کرتے ہیں۔ کبھی مایوس ہوتے ہیں کبھی جلد بازی سے کام لیتے ہیں۔ اِس تکلیف سے نکلنے کے لئے اور یقینِ کامل اور عزم بالجزم حاصل کرنے کے لئے خوبصورت کتاب آداب دُعا اور اوقات قبولیت کا

مطالعہ کریں ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے مایوسی اور نااُمیدی سے نجات حاصل ہوگی ۔ (ہدیہ بمعہ ڈاک خرچہ ۱۵۰ روپے)

والدین اور اولاد کے حقوق

اَولادیں ماں باپ کے حقوق سے بے خبر ہیں اور والدین اَولاد کے حقوق سے ناواقف ہے جس کی وجہ سے گھروں میں لڑائیاں اور جھگڑے ڈیرہ لگا چکے ہیں ۔ اَولادیں والدین کی عظمت سے آگاہ نہیں اور والدین اَولاد سے متعلق ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے قاصر ہیں۔

اِن معاملات کی اِصلاح اور ذہنی سکون واطمینان کے لئے ''والدین اور اولاد کے حقوق'' کتاب کا مطالعہ کریں ۔ اِس کتاب کے مؤلف ہیں' پیر طریقت' رہبر شریعت' عالم یلمعی' فاضل لوذعی' امین علم لدنی' نائب غوث الثقلین' منظورِنظر داتا گنج بخش' حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمہ ۔ جبکہ منیر احمد یوسفی (ایم ۔اے) مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' نے اِس کی ترتیب نو کی ہے اور اِس کتاب میں اُولاد کے حقوق کا حصّہ مرتب کیا ہے ۔ (ہدیہ بمعہ ڈاک خرچہ ۱۵۰ روپے)

اچھے میاں بیوی

میاں بیوی معاشرے کا ایک مختصر سا یونٹ ہوتا ہے' جو پھیل کر ایک خاندان اور قبیلہ بن جاتا ہے ۔ اگر یہ یونٹ ایک دوسرے کے حقوق اور آداب سے آگاہ ہو تو یہ یونٹ جنت نظیر بن جاتا ہے ۔ اِس یونٹ کو جنت نظیر بنانے کے لئے قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ پر مشتمل خوبصورت کتاب ''اچھے میاں بیوی'' کے مطالعہ کی ضرورت ہے ۔ آج ہی حاصل کرنے کی کوشش کریں ۔ کئی گھر اِس کتاب کے مطالعہ سے قابل تقلید گھر بن گئے ہیں ۔ (ہدیہ بمعہ ڈاک خرچہ ۱۵۰ روپے)

محولہ بالا کتابوں کے ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ' 977-A' بلاک B-III' گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور۔ 0300-4274936

تقویٰ اور لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی برکتیں

تقویٰ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے جس مسلمان مرد یا عورت کو تقویٰ اور پرہیز گاری کی نعمت حاصل ہو اُسے رب کائنات کا بے حدوحساب شکر ادا کرنا چاہیے اور نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے۔ تقویٰ اسے کہتے ہیں کہ انسان ان کاموں سے بچے جو اس کیلئے آخرت میں نقصان دہ ہوں۔ ہر مسلمان مرد اور عورت کو حرام کاموں سے بچنا چاہیے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں وہی زیادہ عزت والا ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے (اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت اقداس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے لڑکے حضرت سالم (بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دشمن گرفتار کرکے لے گئے ہیں۔ انہوں نے اپنی حاجت اور مالی تنگی کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ اس کی ماں (بھی) سخت پریشان ہے مجھے کیا کرنا چاہیے تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا۔

تقویٰ اختیار کرو اور لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا کثرت سے ورد کیا کرو۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور اُن کی بیوی رضی اللہ عنہا نے رسول پاک ﷺ کے حکم مبارک کی تعمیل شروع کردی۔ کثرت سے لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھنے لگے اس کی برکتیں یہ ہوئیں کہ اُن کے بیٹے نے ایک دن کفار کو غافل پایا اور اُن کی قید سے نکل آیا اور واپس آتے ہوئے۔ اُن کی **4000** بکریاں اور **50** یا **100** اونٹ ہانک کرلے آیا۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ مال تقویٰ کے خلاف جانتے ہوئے رسول پاک ﷺ کی بارگاہ اقدس میں مسئلہ پوچھنے کی غرض سے حاضری دی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت مبارک نازل فرمائی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۙ وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (الطلاق:۳۔۲) یعنی "جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرے گا یعنی تقویٰ اختیار کرے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کیلئے ہر مشکل ومصیبت سے نجات کا راستہ نکال دے گا اور اُس کو ایسی جگہ سے رزق عطاء فرمائے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔"

لہٰذا تقویٰ اختیار کرنا چاہیے۔ نماز پنجگانہ کی پابندی کرنی چاہیے اور ہر نماز کے بعد ایک تسبیح لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی پڑھیں اور اوّل آخر گیارہ مرتبہ درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ نَامُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ. خزانہ غیب سے رزق ملنے کا یہ مجرب نسخہ ہے۔

تفسیر قرطبی جلد۹ جز۱۸ ص۱۰۶۔ درمنثور جلد۸ ص۱۹۷ (طبع جدید) فتح القدیر جلد۵ ص۳۰۲۔ معارف القرآن جلد۸ ص۴۸۶۔ خزائن العرفان زیر آیت۔ ابن کثیر جلد۴ ص۳۳۲

پہاڑوں کے برابر قرض سے نجات کا وظیفہ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اے معاذ کیا وجہ ہے میں نے تمہیں نماز میں نہیں دیکھا؟ عرض کیا' میں نے ایک یہودی کا ایک اوقیہ سونا قرض دینا تھا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہونے کے لئے نکلا تو یہودی نے مجھے روک لیا۔ تو رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ دُعائیہ کلمات نہ سکھاؤں کہ تو اُن کلمات سے دُعا کرے تو اگر صبیر پہاڑ جتنا بھی تم پر قرض ہوا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ قادر مطلق) تمہاری طرف سے ادا فرمادے گا۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو:۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِیَدِکَ الْخَیْرُ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ o اِن کے ساتھ یہ کلمات پڑھو: رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا تُعْطِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْھُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ مِنْھُمَا ارْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھِمَا عَنْ رَّحْمَۃٍ مَنْ سِوَاکَ اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَتَوَفَّنِیْ فِیْ عِبَادَتِکَ وَجِھَادًا فِیْ سَبِیْلِکَ ''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمائیں! اے میرے اللہ (عزوجل) اے ملکوں کے مالک' تو جسے چاہے' بادشاہی عطا فرمادے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزّت دے اور جسے چاہے ذلت عطا فرمائے' بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے' تو ہی رات کو دن میں داخل فرمادیتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرمادیتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا فرماتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا فرماتا ہے اور تو ہی جسے چاہتا ہے بے گنتی رزق عطا فرماتا ہے۔ اے دُنیا اور آخرت کے رحمان ورحیم اُن میں سے جو جسے تو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اُن میں سے جس سے جو چاہتا ہے روک لیتا ہے۔ مجھ پر ایسی رحمت فرما جو مجھے دوسروں سے غنی کردے۔ مجھے فقر سے غنی کردے میری طرف سے قرض ادا فرمادے مجھے اپنی عبادت میں مصروف فرمادے اور اپنی راہ میں جہاد کی حالت میں موت عطا فرما''۔

(درمنثور جلد۲ص ۲۷۰' الترغیب والترھیب جلد۲ص نمبر ۶۱۵' مجمع الزوائد میں دعامن سواک تک ہے جلد۱۰ص ۱۸۶)

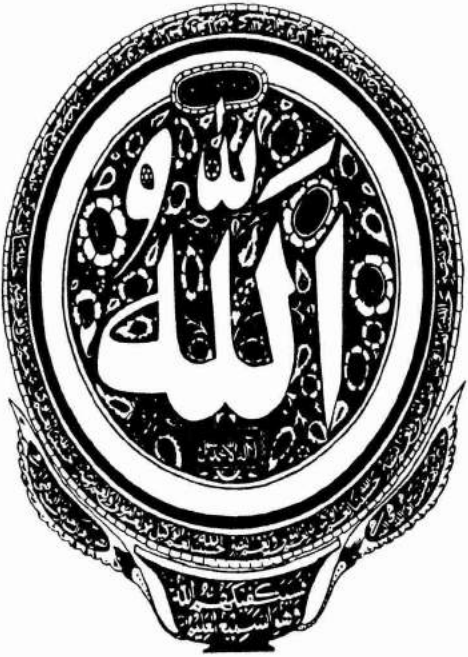

اسم ذات کے قطعہ مبارک کو اعلیٰ حضرت قطب الاقطاب میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے ترتیب دیا اور خوش خط نقش و نگار سے مزین فرمایا اور آپ کے برادرِ حقیقی قطب الاقطاب حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی صاحب علیہ الرحمہ نے خصوصی طور پر قطب جلی پیر طریقت امین علم لدنی حضرت علامہ حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو عطا فرمایا اور آپ کی طرف سے بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور نے برادرانِ طریقت اور احباب کیلئے شائع کیا۔

خیر اندیش
منیر احمد یوسفی عفی عنہ

يا الله

الرحمن الرحيم الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن

العزيز الجبار المتكبر الخالق البارئ المصور الغفار

القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط

الخافض الرافع المعز المذل السميع البصير الحكم

العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور

الحسنى العلي الكبير الحفيظ المقيت الحسيب الجليل

الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد

الباعث الشهيد الحق الوكيل القوي المتين الولي

الحميد المحصي المبدئ المعيد المحيي المميت الحي

القيوم الواجد الماجد الواحد الأحد الصمد القادر

المقتدر المقدم المؤخر الأول الآخر الظاهر المتعال

الباطن البر الوالي التواب المنتقم مالك الملك المقسط

المغني النافع البديع الرشيد العفو ذو الجلال والإكرام

الجامع المانع النور الباقي الصبور الرؤوف الغني

الضار الهادي الوارث

یا محمد ﷺ

مُحَمَّدٌ	مَحْمُودٌ	فَاتِحٌ	رَشِيدٌ	نَذِيرٌ	اَحْمَدُ	قَاسِمٌ
شَاهِدٌ	مَشْهُودٌ	دَاعٍ	حَامِدٌ	عَاقِبٌ	حَاشِرٌ	بَشِيرٌ
شَافٍ	هَادٍ	مَهْدٍ	مَاحٍ	مُنْجٍ	نَاهٍ	رَسُولٌ
نَبِيٌّ	اُمِّيٌّ	تِهَامِيٌّ	هَاشِمِيٌّ	اَبْطَحِيٌّ	عَزِيزٌ	حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ
رَؤُوفٌ	رَحِيمٌ	طٰهٰ	مُجْتَبٰى	طٰسٓ	مُرْتَضٰى	حٰمٓ
مُصْطَفٰى	يٰسٓ	اَوْلٰى	مُزَمِّلٌ	وَلِيٌّ	مُدَّثِّرٌ	مَتِينٌ
مُصَدِّقٌ	طَيِّبٌ	نَاصِرٌ	مَنْصُورٌ	مِصْبَاحٌ	اٰمِرٌ	حِجَازِيٌّ
تَرَازِيٌّ	قُرَشِيٌّ	مُضَرِيٌّ	نَبِيُّ التَّوْبَةِ	حَافِظٌ	كَامِلٌ	صَادِقٌ
اَمِينٌ	عَبْدُ اللهِ	كَلِيمُ اللهِ	حَبِيبُ اللهِ	نَجِيُّ اللهِ	صَفِيُّ اللهِ	خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ
حَسِيبٌ	مُجِيبٌ	شَكُورٌ	مُقْتَصِدٌ	رَسُولُ الرَّحْمَةِ	قَوِيٌّ	حَفِيٌّ
مَامُونٌ	مَعْلُومٌ	حَقٌّ	مُبِينٌ	اٰخِرٌ	يَتِيمٌ	ظَاهِرٌ
كَرِيمٌ	بَاطِنٌ	حَكِيمٌ	نَبِيُّ الرَّحْمَةِ	خَاتَمُ الرُّسُلِ	سَيِّدٌ	سِرَاجٌ
مُنِيرٌ	مُحَرَّمٌ	مُكَرَّمٌ	مُبَشِّرٌ	مُذَكِّرٌ	مُطَهَّرٌ	قَرِيبٌ
خَلِيلٌ	مَدْعُوٌّ	جَوَّادٌ	خَاتَمٌ	عَادِلٌ	شَهِيرٌ	شَهِيدٌ
رَسُولُ الْمَلَاحِمِ	صَاحِبٌ	مَكِّيٌّ				

خوش حالی کے لیے مجرب نسخہ

امیری، غریبی، مالی تنگ دستی اور خوش حالی کا نظام ربِ کائنات کی مشیت پر ہے۔ مالی تنگ دستی نمازی اور بے نمازی کو دیکھ کر نہیں آتی۔ بڑے بڑے متقی اور پرہیز گار لوگ بھی معاشی تنگی کی آزمائش میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آزمائشوں اور امتحانات کی منزلیں طے کرتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہر مسلمان مرد عورت کو معاشی تنگی اور دیگر آزمائشوں سے کامیابی کی نعمت کے ساتھ ہمکنار فرمائے اور اپنے محبوب کریم ﷺ کے صدقے ذلت والی محتاجیوں اور پریشانیوں سے محفوظ فرمائے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں۔ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس نے غربت اور معاشی تنگی کی شکایت کی تو رسول کریم ﷺ نے اُسے فرمایا:

۱۔،،جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو کہو السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو،،۲۔،،پھر مجھ پر سلام پڑھو یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَتُہُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ،، کہو اور ۳۔،،ایک مرتبہ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ۝اَللّٰہُ الصَّمَدُ۝لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ۝وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۝ پڑھو۔،،

اس شخص نے ایسا ہی کیا (یعنی اُس نے اپنا معمول بنالیا جب بھی اپنے گھر میں داخل ہوتا' دایاں قدم اندر رکھتے ہی رسول کریم ﷺ کے ارشادِ مقدس کے مطابق عمل کرتا) تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس پر دولت کی ریل پیل کر دی یہاں تک کہ وہ اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کو دینے لگا۔[1]

---

[1] تفسیر قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۵۰ تفسیر کبیر جلد ۱۶ جز ۳۲ ص ۱۷۴۔ کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱ جلاء الافہام عربی ص ۲۵۵ چھاپہ بیروت۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام ترجمہ جلاء الافہام ص ۲۵۶

ضرر اور حاجت کے وقت کی نماز اور دُعا

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک نابینا صحابی رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)، اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) سے دُعا فرمایئے کہ وہ مجھے عافیت عطاء فرمائے (یعنی آنکھوں کی بینائی درست ہوجائے اور میں شفاء پاؤں) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے دُعا فرماؤں اور اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ اُس نے عرض کیا، آپ ﷺ دُعا فرمادیجئے۔ آپ ﷺ نے اُس کو حکم فرمایا کہ وضو کر اور اچھی طرح سے وضو کر اور اِن کلمات کے ساتھ دُعا کر۔ بعض روایات میں ہے کہ اُس کو فرمایا دو رکعت نماز ادا کر اور دُعا یوں کر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیۡکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیۡ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیۡ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ

"اے میرے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی (حضرت) محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) میں آپ (ﷺ) ہی کے وسیلہ سے اپنے ربّ (کریم) کی بارگاہ میں اپنی حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں (اور دُعا کرتا ہوں) تاکہ وہ میرے لئے پوری ہوجائے یا اللہ (عزوجل) تو میرے بارے میں آپ (ﷺ) کی سفارش قبول فرما۔"

ابن ماجہ عربی ص۱۰۰، المعجم الصغیر للطبرانی ص۱۰۴، مسند احمد جلد۴ص ۱۳۸ (۴ سندیں) جامع صغیر جلد۱ص ۵۹، صحیح ابن خزیمہ جلد۲ص ۲۲۵، ۲۲۶، تحفۃ الذاکرین ص۱۶۱ کتاب الاذکار نووی ص ۱۶۷، مستدرک حاکم جلد۱ص ۳۱۳، ۵۱۹، خصائص کبریٰ جلد۲ ص۲۰۱، اصابہ ابن حجر ص۱۶۴، کنز العمال جلد۱ص ۱۹۳، روح المعانی جلد۴ ص۱۲۵، ۱۲۶، الترغیب والترہیب جلد۱ص ۴۷۴۔۲۰۱

ڈرود شریف کے بعد نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ''مجھے ایسی دُعا سکھایئے جو میں کیا کروں (مانگوں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ [1]

''اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا تو اپنی طرف سے میری بخشش فرما مجھ پر رحم فرما، تو بخشش فرمانے والا، بڑا مہربان ہے۔''

---

[1] شرح السنۃ جلد۲ص ۲۸۸' بخاری جلد۱ص ۱۱۵' صحیح ابن خزیمہ جلد۲ص ۲۹' مسند احمد ص ۱۴' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ص ۱۵۴' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۳۵' ترمذی حدیث نمبر ۳۵۳۱' نسائی جلد۱ ص ۱۹۲' مسلم حدیث نمبر ۲۰۷۸۔

دُعائے غَم کاصِلہ

کسی مصیبت و پریشانی کے لاحق ہونے یا کسی قسم کے جانی یا مالی نقصان کے موقع پر پڑھی جانے والی دُعا

اُمِ المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہی کلمات منہ سے نکالے جس کا حکم اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یعنی

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْراً مِّنْھَا [1]

''ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ الٰہی مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس کا بہتر بدل عطا فرما۔'' یہ مجرّب اور آزمودہ ہے۔

اس سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُسے بہتر عوض دیتا ہے۔ جب حضرت اَبُو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو (حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں بولی (حضرت) اَبُو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون مسلمان ہوگا۔ وہ تو پہلے گھر والے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہجرت کی، پھر بھی میں نے یہ دُعا کہہ لی۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے ان کے عوض رسول اللہ ﷺ عطا فرمائے۔ [2]

---

[1] حضرت اَبُو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلے خاوند تھے۔ نبی کریم ﷺ کے رضاعی بھائی تے اور پھوپھی کے بیٹے بھی۔ آپ نے مع گھربار حبشہ کی طرف ہجرت کی، پھر مدینہ پاک کی جانب مع گھربار ہجرت کرنے میں آپ اوّل ہیں۔ اِسی لیے آپ نے اوّل بیت فرمایا۔ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نگاہ میں اِن خصوصیات کے لحاظ سے حضرت اَبُو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جزوی طور پر سب سے بہتر تھے اس لیے آپ نے یہ خیال کیا لہٰذا حدیث شریف پر یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم تو حضرت اَبُو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل تھے۔ یعنی ایمان کہتا تھا کہ اس دُعا کی برکت سے مجھے اُن سے بہتر خاوند ملے گا مگر عقل و سمجھ کہتی تھی ناممکن ہے۔ میں نے عقل کی نہ مانی ایمان کی مانی اور دُعا پڑھ لی۔ اس کی برکت سے رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں آئی جن پر لاکھوں اَبُو سلمہ رضی اللہ عنہ قربان۔

[2] شرح السنۃ جلد۳ ص ۲۱۵۔۲۱۶، مشکوٰۃ ص ۱۴۰، مسند احمد جلد ۴ ص ۲۷، جلد ۶ ص ۳۰۹

ہفتہ وار
تعلیمی، تربیتی اور روحانی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کے فضل وکرم اور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایات سے **نورعلم** سے **فیض** یاب ہونے کے لئے ہر ہفتہ کے دن مغرب تا رات 10:00 بجے جامع مسجد نگینہ' A-977' بلاک B-III' گجر پورہ سکیم لاہور میں تشریف لائیں۔

اِس تربیتی، تعلیمی و روحانی اجتماع کا مقصد دینی بھائیوں کو دعوت وتبلیغ کا طریقہ کار سکھانا اور عقائد کی پختگی و اَعمال کی درستگی کی تحریک پیدا کرنا ہے۔ مفتیان دین اور علماء کرام تربیتی خطابات فرماتے ہیں۔

خصوصی بیان **مُنیر احمد یُوسفی** (ایم۔اے)

ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

042-36880027-28،0300-4274936

اشاعتِ دین اسلام کے لیے آپ اپنے عطیات اس بینک اکاؤنٹ میں بھی جمع کرواسکتے ہیں۔
بینک اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بینک شاد باغ لاہور۔